وَاْمُرْ اَهْلَکَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

اور حکم کر گھر والوں کو نماز کا اور آپ قائم رہ اس پر

(سورہ طٰہٰ، آیت ۱۳۲)

المؤلفہ

حضرت مولانا مولوی میاں سید خوندمیر صاحب مدظلہ الواہب مسمّٰی

بہ

رسالہ

ذوق شوق نماز

سنہ ۱۳۱۰ھ

برائے ایصالِ ثواب

الحاجہ بی بی بدرالنّساء صاحبہ

زوجہء حضرت فقیر سید خلیل اللہ صاحب، بنگلور

برائے ایصالِ ثواب

الحاجہ بی بی بدرالنساء صاحبہ عرف دادی ماں

بنتِ حضرت فقیر شاہ عبدالجلیل صاحب

زوجہء حضرت فقیر سید خلیل اللہ صاحب، بنگلور

متوفی

۱۹ جمادی الآخر سنہ ۱۴۳۰ھ

م ۱۳ جون سنہ ۲۰۰۹ء

اشاعت: جولائی ۲۰۰۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِھِمَا وَ اَوْلَادِھِمَا وَاَصْحَابِھِمَا وَ تَابِعِیْھِمَا وَتَبِعِ تَا بِعِیْھِمَا اَجْمَعِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۵

بندۂ خاکسار سراپا انکسار ہیچمدان ضعیف البنیان معیوب بذنوب کثیر فقیر سید خوندمیر ولدِ حضرت میاں سید حیدر صاحب غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَلِوَالِدَیْہِ صدقہ خواہِ حضرت بندگی میاں سید قاسم صاحب مجتہد گروہ قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَہٗ عرض کرتا ہے کہ دریں ولا بعض عزیزان و برادران دینی و محبان یقینی یعنی برادر عزیز الوجود میاں سید محمود سَلَّمَہُ اللّٰہُ الْوَدُوْدُ عرف ننھے میاں و نورچشمی بڑی بی بی طَالَ عُمْرُھَا وَ زَادَ عِلْمُھَا وَ عَمَلُھَا دختر نیک اختر برادرم میاں سید عبدالکریم عرف سید جی میاں سَلَّمَہُ اللّٰہُ الْمَنَّانُ و برخوردار نورالابصار نورچشم مسعود میاں سید محمود عرف محمود میاں طَالَ عُمْرُہٗ وَ زَادَ عِلْمُہٗ وَفَضْلُہٗ وفضلہٗ فرزند برادرم میاں سید یحییٰ عرف خواجہ زادے میاں مرحوم اور دوسرے احباب نے کرات و مرات فرمایا کہ حاکم کائنات سے بُعد زمان ہونے کے سبب طلب علم دینی دلوں سے کم ہوتے ہوتے بچوں کی تعلیم گم ہونے کی نوبت قریب آ پہنچی ہے، اس لئے وضو اور نماز وغیرہ امور دین کی چند ضروری باتیں جو تم کو مرشدوں سے پہنچی ہیں اور جو کچھ کتب ضروریہ دینیہ سے تمہارے مطالعے میں گذری ہیں قید قلم کردو۔ ہر چند کہ مجھ گنہگار

شرمسار کو چنداں علمی قابلیت ہے، نہ سماع میں کمال، تاہم بفحوائے مَا لَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ (یعنی جو کچھ کہ پورا پورا دریافت نہ کیا جاوے تو پورا پورا چھوڑا بھی نہ جاوے) کہ میں نے چند ضروری باتیں جو بزرگوں سے سنی ہیں اور بعض کتب مثل حرز المصلین تصنیف حضرت میاں سید زین العابدین عرف میاں صاحب فرزند حضرت بندگی میاں سید مرتضٰی رحمۃ اللہ علیہما نبیرۂ حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ قَدَّسَ اللّٰہُ اَسْرَارَہٗ اور فتاوے برہنہ مصنفہٗ شیخ نصرالدین بینائی وغیرہ سے انتخاب کی ہیں، جمع کر کے بالفعل ایک مختصر رسالہ لکھا ہے جس کا نام تاریخی ذوق شوق نماز رکھا گیا ہے اور باقی مسائل تفصیلی کی تحریر دوسرے رسالہ پر موقوف رکھی گئی ہے۔ خدائے تعالیٰ سے آرزوئے نیک کو پوری فرمانے کی امید قوی ہے، ناظرین باعز و تمکین سے عرض ہے کہ اس میں جہاں کہیں سہو یا خطا پاویں بعین عنایت و مرحمت اصلاح فرمادیں۔

شعر ؎

بقدر وسع در اصلاح کوشند
وگر اصلاح نتوانند پوشند

اگر پسند خاطر عاطر ہو تو مؤلف کو دعائے خیر سے محروم نہ فرمائیں۔ ھُوَ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَ نِعْمَ الْمُعِیْنُ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (وہی (اللہ تعالیٰ) اچھا مالک اور اچھا یاری دینے والا ہے، تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے ہم مدد چاہتے ہیں)

باب ۱

پیدائش، اذاں واقامت

جاننا چاہئے کہ جب مومن مصدق کو خدائے تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے پسر یا دختر خیر وعافت کے ساتھ عطا فرمائے تو پہلا کام یہ ہے کہ بچہ پیدا ہوتے ہی اسی روز اپنے مرشد کو رسم بانگ ادا کرنے کے لئے بلوالے۔ اگر مرشد نہ ہوتو کسی اور بزرگ فقیر کو۔ اگر وہاں کوئی فقیر بھی موجود نہ ہوتو کسی شخص کو جو دیندار، تقویٰ شعار کاسبوں میں سے نظر آئے ان کی زبان سے بچے کے سیدھے کان میں اذان کہلادیں۔ اس کے الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ، اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ،
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

(ترجمہ) (اللہ بہت بزرگ ہے، اللہ بہت بزرگ ہے، اللہ بہت بزرگ ہے، اللہ

بہت بزرگ ہے
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی سچا معبود نہیں
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی سچا معبود نہیں
میں گوہی دیتا ہوں کہ بےشک محمد صلعم خدائے تعالیٰ کے رسول ہیں
میں گوہی دیتا ہوں کہ بےشک محمد صلعم خدائے تعالیٰ کے رسول ہیں
نماز پڑھنے پرآمادہ ہوجاؤ، نماز پڑھنے پرآمادہ ہوجاؤ
فلاحیت پانے پرآمادہ ہوجاؤ، فلاحیت پانے پرآمادہ ہوجاؤ
اللہ بہت بزرگ ہے، اللہ بہت بزرگ ہے
کوئی سچا معبود خدائے تعالیٰ کے سوائے نہیں ہے)

اور بائیں کان میں تکبیر کہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ، اَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ،
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃِ ، قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃِ
اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

پورے اذان کے الفاظ ہی تکبیر میں آچکے ہیں۔ اور (قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃِ) کا ترجمہ یہ ہے۔ ''مقرر نماز قائم ہوچکی''۔ چنانہ آنحضرت صلعم نے امام حسن رضی اللہ

عنہ پیدا ہوئے بعد آپ کے کانوں میں اذان وتکبیر کے الفاظ مذکورہ پڑھے ہیں
۔

عقیقہ وغیرہ

اور جاننا چاہئے کہ اس کے بعد پسر کے وسطے دو بکرے اور دختر کے واسطے ایک بکرا عقیقہ کا قربانی کی شرط سے ذبح کر کے محض گوشت کو للہ تقسیم کر دیوے اور پوست واستخوان کو دفنا دیوے اور ذبح کی نیت یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ اِبْنِیْ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِهٖ وَ عَظْمُھَا بِعَظْمِهٖ وَ جِلْدُھَا بِجِلْدِهٖ وَ شَعْرُھَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَآءً لِّاِبْنِیْ مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

(یا اللہ یہ عقیقہ میرے فلاں فرزند کی طرف سے ہے۔ اس کا خون اس کے خون کے بدلے اور اس کا گوشت اس کے گوشت کے بدلے اور اس کی ہڈی اس کی ہڈی کے بدلے اور اس کا پوست اس کے پوست کے بدلے اور اسکے بال اس کے بال کے بدلے، اس عقیقہ کو میرے فرزند کی طرف سے دوزخ سے بچنے کو فدیہ بنادے۔ شروع اللہ کے نام سے اللہ بہت بزرگ ہے)

اور جبکہ آنحضرت صلعم نے مکہ معظّمہ سے ہجرت کر کے مقام قباء میں رونق افروز ہوئے تھے، عبداللہ بن زبیرؓ وہاں پیدا ہوئے تو ان کی والدہ مسماۃ اسماءؓ بنت ابی بکرؓ نے ان کو آنحضرتؐ کے آغوش مبارک میں رکھ دیا تو آنحضرت نے ایک کھجور چبا کر مع لعاب دہن مبارک اس کھجور کو عبداللہ بن زبیرؓ موصوف

کے منہ میں ڈالا اور ان کی تارخ کو وہ کھجور لگایا، پھر ان کے واسطے برکت کی دعا فرمائی۔

آنحضرتؐ نے امام حسین کے واسطے عقیقہ کے دو بکرے ذبح کر کے خاتون جنتؓ سے فرمایا کہ اس پسر کے سر کے بال منڈھوا کر اس کے ہموزن چاندی تول کر خیرات کر دو۔ تو خاتون جنتؓ بعد حلق راس ان بالوں کو تولے تو ایک درہم چاندی کے برابر ہوئے یا اس سے بھی کچھ کم ہوئے۔

یہ تمام خلاصہ ہے مضمون باب العقیقہ وغیرہ مظاہر حق ترجمہ اردو، مشکوٰۃ شریف کا۔

باب ۲

پانچ کلموں کا بیان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

(میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے)

اول کلمۂ طیّب — پہلا کلمہ پاکی کا ہے

لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

(کوئی معبود حق نہیں ہے، سوائے خدائے تعالیٰ کے محمد ﷺ خدائے تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں)

دوم کلمۂ شہادت — دوسرا کلمہ گواہی کا

اَشۡھَدُ اَنۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ

(میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود حق سوائے خدائے تعالیٰ کے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ کسی شریک کا محتاج نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد علیہ

السلام اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں)

سوم کلمۂ تمجید — تیسرا کلمہ بزرگی کا

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ

(اللہ تعالیٰ پاک ہے اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہے اور کوئی معبود حق نہیں ہے سوائے خدائے تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ بڑا بزرگ ہے اور نہیں ہے گناہ سے بچنے کی طاقت اور نہیں ہے عبادت کرنے کی قوت مگر توفیق سے خدائے تعالیٰ کے جو نہایت بلند اور بزرگ ہے)

چہارم کلمۂ توحید — چوتھا کلمہ ایک پنے کا

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ لَہُ الۡمُلۡکُ وَ لَہُ الۡحَمۡدُ یُحۡیِیۡ وَ یُمِیۡتُ وَ ھُوَ حَیٌّ الَّا یَمُوۡتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَامِ بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡر

(کوئی معبود نہیں ہے سوائے خدائے تعالیٰ کے وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ہے ملک اور اسی کے لئے سب تعریف، اللہ تعالیٰ زندہ کرتا ہے اور مار ڈالتا ہے اور اللہ تعالیٰ خود زندہ ہے کبھی مرتا ہی نہیں۔ بزرگی والا اور بخشش کرنے والا ہے، اسی کے ہاتھوں میں خیر و برکت ہے اور وہی ہر ایک چیز پر قادر ہے)

پنجم کلمۂ ردِّ کفر   پانچواں کلمہ کفر کے رد کا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئاً وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَ الشِّرْکِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّهَا اَسْلَمْتُ وَ اٰمَنْتُ وَ اَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(یا اللہ بے شک میں تیرے پاس اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے ساتھ کسی چیز کو دیدہ دانستہ شریک کردوں اور تیرے پاس اس شرک سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں کہ جس کو میں نہیں جانتا ہوں، میں نے توبہ کیا اس سے اور باز آیا میں کفر اور شرک اور تمام گناہوں سے۔ میں اسلام لایا اور میں ایمان لایا اور میں کہتا ہوں کہ کوئی معبود حق سوائے خدائے تعالیٰ کے نہیں ہے اور محمد ﷺ وآلہ واصحابہ وسلم خدائے تعالیٰ کے رسول ہیں)

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ کَمَا هُوَ بِاَسْمَائِهٖ وَ صِفَاتِهٖ وَ قَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِهٖ

(میں ایمان لایا خدائے تعالیٰ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام کو قبول کیا)

ایمان مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ مَلَائِکَتِهٖ وَ کُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَ شَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ

(میں ایمان لایا یعنی میں نے اقرار کیا زبان سے اور دل سے سچ جانا کہ خدائے تعالیٰ ایک ہی ہے اور ایک ہی تھا اور ایک ہی رہے گا۔ اور سراہا گیا ہے صفتوں سے کمال کے اور پاک ہے۔ صفتوں سے نقصان اور زوال کے۔ اس کی حقیقت بیان کرنے میں نہیں آتی ہے اور تمام خلقت کا ظاہر و باطن اس کے علم سے ذرّہ برابر بھی چھپا نہیں ہے اور ایک تنکا بھی سوائے اس کے حکم کے ہلتا نہیں ہے۔ اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور خدائے تعالیٰ کو جیتے حال میں سر کی، یا دل کی آنکھوں سے یا خواب میں دیکھنا جائز ہے اور حسب الحکم حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے، طلب دیدار خدائے تعالیٰ فرض ہے اور ایمان لایا میں اس کے فرشتوں پر جو بے حساب ہیں، صورتوں میں مرد کے ہیں اور مردوں اور عورتوں کی صفتوں سے پاک ہیں اور ہمیشہ عبادت میں خدائے تعالیٰ کے مشغول ہیں اور پیدائش ان کی نور سے ہے اور چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہیں اور ان کو فنا بھی ہے اور ان میں چار فرشتے مقرب ہیں۔ مہتر جبرئیل علیہ السلام اور مہتر میکائیل علیہ السلام اور مہتر اسرافیل علیہ السلام اور مہتر عزرائیل علیہ السلام اور تمام فرشوں میں سے ایک کا بھی انکار کیا تو کافر ہوتا ہے۔ اور ایمان لایا میں اس کی کتابوں پر اور صحیفوں پر۔

اس کی کتابیں چار ہیں۔ توریت موسیٰ علیہ السلام پر، اور زبور داؤد علیہ السلام پر اور انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی ہیں اور فرقان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا ہے اور صحیفے اس کے بے حساب ہیں۔

اگران سب کتابوں اور صحیفوں میں سے ایک حرف کا یا ایک نقطے کا بھی انکار کیا تو کافر ہوتا ہے اور عمل ہمارا قرآن مجید پر ہے اور ایمان لایا میں اس کے پیغمبروں پر جو کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں۔ اور چھوٹے بڑے گناہوں سے پاک ہیں اور لغزش ان سے جائز ہے، لیکن توبہ سے مغفور ہیں۔ اور ان پیغمبروں میں سے تھوڑوں کا فضل تھوڑوں پر ہے۔ اگران میں سے ایک کا بھی انکار کیا تو کافر ہوتا ہے۔ اور ایمان لایا میں روز قیامت پر کہ اس کا آنا برحق ہے اور قیامت کے آنے کی نشانیاں ظاہر ہونا بھی برحق ہے۔ اگر قیامت کا یا اس کی نشانیوں کا جو وعدہ کئے گئے ہیں انکار کیا تو کافر ہوتا ہے اور ایمان لایا میں قدر پر کہ اس قدر کی نیکی اور بدی حق تعالیٰ سے ہے مگر نیکی سے راضی ہے اور بدی سے راضی نہیں۔ اگر اسکا بھی انکار کیا تو کافر ہوتا ہے اور ایمان لایا میں بعث پر یعنی مرے پیچھے جی کر اٹھنے پر جس وقت کہ میدان حشر میں جن وانس، چرند و پرند بلکہ سارے جہاں کے اعمال نامے ترازو میں تولے جائیں گے اور ان کے عمل کی جزا و سزا ملے گی اور ذرے ذرے کا حساب دلا دیں گے سو حق ہے۔ اگر اسکا بھی انکار کیا تو کافر ہوتا ہے)

احتلام کے غسل کی نیت یہ ہے

نَوَیْتُ اَنْ اَغْتَسَلَ مِنْ غُسْلِ الْاِحْتِلَامِ فَرَضًا اِمْتِثَالًا لِّاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی طَهَارَةً لِّلْبَدَنِ وَ اِسْتِبَاحَةً لِّلصَّلٰوةِ وَ رَفْعًا لِّلْحَدَثِ

(میں نے نیت کی ہے کہ احتلام کا غسل کروں جو کہ فرض ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرماں برداری کے لئے بدن کی طہارت کے واسطے اور نماز سے فائدہ مند ہونے اور نماز کو اپنے پر مباح گرداننے کے واسطے اور حدث کو دور کرنے کے واسطے)

اس کے بعد کلمۂ شہادت اور درود شریف پڑھ کے تمام جسم کو حسب ترتیب ایسا تر کرے کہ ایک بال بھی سوکھا نہ رہے اور تمام جسم پر سے تین بار پانی بہادے اور حسب سند وضو کرے۔

جنابت کے غسل کی نیت یہ ہے

نَوَیْتُ اَنْ اَغْتَسَلَ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ فَرَضًا اِمْتِثَالًا لِّاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی طَهَارَةً لِّلْبَدَنِ وَ اِسْتِبَاحَةً لِّلصَّلٰوةِ وَ رَفْعًا لِّلْحَدَثِ

(میں نیت کرتا ہوں کہ جنابت کا غسل ادا کروں جو کہ فرض اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرماں برداری کے لئے بدن کی طہارت کے واسطے اور نماز سے فائدہ مند ہونے اور نماز کو اپنے اوپر مباح گرداننے کے واسطے اور حدث کو دور کرنے کے واسطے)

اس کے بعد کلمۂ شہادت اور درود شریف پڑھ کر بدستور تمام کرے۔ جاننا چاہئے کہ مرد اور عورت کو یہ دونوں مذکورہ نیتوں کے الفاظ کافی ہیں۔

عورت کے لئے حیض کے غسل کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اَغْتَسَلَ مِنْ غُسْلِ الْحَیْضِ فَرَضًا اِمْتِثَالًا لِّاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی طَهَارَةً لِّلْبَدَنِ وَ اِسْتِبَاحَةً لِّلصَّلٰوةِ وَ رَفْعًا لِّلْحَدَثِ

(میں نیت کرتی ہوں کہ حیض کا غسل ادا کروں جو کہ فرض اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرماں

برداری کے لئے بدن کی طہارت کے واسطے اور نماز سے فائدہ مند ہونے اور نماز کو اپنے اوپر مباح گردانئے کے واسطے اور حدث کو دور کرنے کے واسطے
باقی بدستور سابق)

عورت کے واسطے نفاس کے غسل کی نیت یہ ہے

نَوَيْتُ اَنْ اَغْتَسَلَ مِنْ غُسْلِ النِّفَاسِ فَرْضًا اِمْتِثَالًا لِّاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى طَهَارَةً لِّلْبَدَنِ وَ اِسْتِبَاحَةً لِّلصَّلٰوةِ وَ رَفْعًا لِّلْحَدَثِ

(میں نیت کرتی ہوں کہ نفاس کا غسل ادا کروں جو کہ فرض اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرماں برداری کے لئے بدن کی طہارت کے واسطے اور نماز سے فائدہ مند ہونے اور نماز کو اپنے اوپر مباح گردانئے کے واسطے اور حدث کو دور کرنے کے واسطے
باقی بدستور سابق)

وضو کی نیت یہ ہے

نَوَيْتُ اَنْ اَتَوَضَّاءَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَفْعًا لِّلْحَدَثِ وَ اِسْتِبَاحَةً لِّلصَّلٰوةِ

(میں نیت کرتا ہوں کہ وضو کروں اللہ تعالیٰ کے واسطے ناپاکی دور ہونے اور نماز کے مباح کر لینے کے واسطے)

اس نیت کے بعد کلمۂ شہادت و درود پڑھ کے یہ پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

(میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پاس شیطان مردود کی بدی سے بچنے کے لئے)

باب ۳

وضو کی ترتیب اور دعائیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا رحم والا اور نہایت مہربان ہے)

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْكُفْرُ بَاطِلٌ

(میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت بزرگ ہے، اور سب تعریف اللہ تعالیٰ کو سزاوار ہے جس نے ہم کو دین اسلام سے مشرف فرمایا ہے، دین اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے)

اور دونوں ہاتھوں کے پنجے دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِى يَدَىَّ عَنْ اِرْتِكَابِ الْمَعَاصِىْ وَ الْمَلَاهِىْ

(یا اللہ بچا لے میرے دونوں ہاتھوں کو گناہوں میں مرتکب ہونے سے اور برے کاموں سے بچا لے)

اور منہ میں پانی لیتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَقِّنْ حُجَّتِیْ

(یااللہ مجھے دین اور دنیا میں کام آنے کی باتوں کی تلقین فرما)

اور ناک میں پانی لیتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَاتُحَرِّمْنِی رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

(یااللہ مجھ پر جنت کی خوشبو حرام مت کر)

اور منہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِی یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ وَّ شَرِّفْنِی بِمُشَاهَدَةِ جَمَالِکَ

(یااللہ میرا منہ روشن کردے اس روز کہ جس دن کہ منہ اجلے اور کالے ہوں گے اور مجھے اپنے جمال کے مشاہدے سے مشرف فرما)

اور سیدھا ہاتھ کہنی تک دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

(یااللہ قیامت کے دن میرے سیدھے ہاتھ میں میرا اعمال نامہ عطا فرما)

اور بائیں ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِی کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ

(یااللہ قیامت کے دن میرے بائیں ہاتھ میں میرا اعمال نامہ مت دے)

اور پاؤ سر اور گردن کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ یَدَیَّ مَغْلُوْلَةً فِیْ عُنُقِیْ

(یااللہ میری گردن میں میرے دونوں ہاتھوں کو دین و دنیا میں لپیٹ نہ دے یعنی مجھے مجبور مت کر)

اور یہ دعا بھی پڑھے:

اَللّٰهُمَّ غَشِّنَا بِرَحْمَتِکَ فَاِنَّا نَخْشٰی عَذَابَکَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْمَعْ بَیْنَ نَوَاصِیْنَا وَ اَقْدَامِنَا اَللّٰهُمَّ نَجِّنَا مِنْ مُقَطَّعَاتِ النِّیْرَانِ

(یااللہ اپنی رحمت میں ہم کو چھپا لے پس تحقیق کہ ہم تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں ۔ یااللہ تو جمع مت کر ہماری پیشانیاں اور قدموں کے درمیان یعنی ہمارے پچھے اور پاؤں پکڑ کے کشاں کشاں لے جا کر ہم کو جہنم میں مت جھونک دے اور نجات دے ہم کو دوزخ کی آگ کے ٹکڑوں سے)

اور سیدھا پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنِی بِالنَّوَاصِیِّ وَالْاَقْدَامِ

(یااللہ مجھے گرفتار نہ کر پاؤں پیشانی کے ساتھ یعنی بالکل از کار رفتہ کر کے میرے پچھے اور پاؤں پکڑ کر جہنم میں مت جھونک دے)

بایاں پاؤں دھوتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَانِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تُزِلُّ فِیْهِ الْاَقْدَامُ وَ ثَبِّتْ

اَقْدَامَنَا وانْصُرنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ. آمِیْن آمِیْن آمِیْن

(یا اللہ میرے دونوں پاؤں پل صراط پر قائم رکھ جس دن کہ پاؤں اس پر پھسلیں گے اور ثابت رکھ ہمارے قدموں کو بوقت جہاد اور ہماری یاری کر کافروں کی قوم پر۔ یہی چاہتا ہوں قبول کر یہی چاہتا ہوں قبول کر، یہی چاہتا ہوں قبول کر)

جاننا چاہیئے کہ لفظ آمین جس دعا کے آخر میں پڑھا جاتا ہے، اغلب وہ دعا جناب باری تعالیٰ شانہ کی درگاہ میں مقبول ہوا کرتی ہے جبکہ وضو پورا ہو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُم کَمَا طَھَّرْتَنِی مِنَ الْمَآءِ فَطَھِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ بِفَضْلِکَ وَ کَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ، آمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن

(یا اللہ تعالیٰ جیسا کہ تو نے مجھے پانی سے پاک کر دیا ویسا ہی مجھے گناہوں سے پاک کر دے۔ تیرے فضل و کرم سے اے بڑے کریموں سے بھی زیادہ کرم فرمانے والے، اے بڑی مہربانی کرنے والوں سے بھی زیادہ رحم کرنے والے۔ یہی چاہتا ہوں اے تمام عالم کے پروردگار، قبول کر لے میرے معروضات کو)

باب ۴
نماز

وضو سے فارغ ہوئے بعد مصلے پر کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے:

اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًاوَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ.

(میں اپنا منہ سب سے ایکسو ہو کر اسی کی طرف کیا ہے جس نے آسمان و زمین بنائے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں)

یہ آیت پارہ ۷، واذا سمعوا کے پندرھویں رکوع میں سورۂ انعام میں ہے ۔

پھر دوگانہ تحیّۃ الوضو کی نیت یوں کرے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃِ التَّحِیَّۃِ الْوُضُوْءِ شُکْرُاللّٰہِ تَعَالٰی مُتَابِعَۃُ الْمَھْدِیِّ الْمَوْعُوْدِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(میں نے نیت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے واسطے تحیۃ الوضو کی دو رکعت نماز پڑھوں، اللہ

تعالیٰ کے شکر کے لئے مہدیؑ موعود کی متابعت کے ساتھ کعبۃ اللہ شریف کی طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

نیت باندھنے کے بعد یہ ثناء پڑھے:

سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ بِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَ لَا اِلٰہَ غَیْرُکَ

(یا اللہ! تجھ کو تنزیہ سزاوار ہے اور پناہ چاہتا ہوں میں ہی حمد کے طفیل سے اور شروع کرتا ہوں میں تیری تعریف کے ساتھ اور تیرا نام زیادہ برکت والا اور مبارک اور قائم اور بہت نیکی والا اور پاک ہے اور بلند ہے تیری بزرگی اور تونگری اور عظمت اور بے پروائی اور تیرے سوائے کوئی معبود حق نہیں)

اور اس کے بعد تعوذ پڑھے۔ یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الخ اور اس کے بعد تسمیہ پڑھے یعنی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ان دونوں کے الفاظ اور ترجمہ اوپر وضو کے بیان میں گذر چکے ہیں۔ اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے وہ یہ ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ . اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ . اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ. اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ. صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ .غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ.

(ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے، نہایت رحم والا مہربان، روز جزا کا حاکم (اے خدا) ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد

مانگتے ہیں، ہم کو (دین کا) سیدھ راستہ دکھا، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے (اپنا) فضل کیا۔ نہ ان کا جن پر (تیرا) غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا)

اس کے بعد لفظ (آمین) بھی کہے۔

اس کے ساتھ ہی یہ آیت پڑھے:

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَ مَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ

(اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برا کریں اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ تعالیٰ کو پھر بخشش مانگیں اپنے گناہوں کی اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہ بخشتا ہے اور اڑے نہ رہیں اپنے کئے پر جانتے ہوئے)

جاننا چاہئے کہ یہ آیت پارہ لن تنالوا کے پانچویں رکوع میں ربع کے بعد ہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر رکوع میں جاوے، اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ تین بار کہے۔ (یعنی پاک ہے میرا پروردگار جو بڑا بزرگ ہے)۔ پھر کھڑا ہو کر یوں کہے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ (اللہ تعالیٰ سنتا ہے جو کوئی اس کی تعریف کرے) اور پھر یہ بھی کہے، رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ (اے ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے تمام قسموں کی تعریف مخصوص ہے) پھر تکبیر مذکورہ یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ بہت بزرگ ہے) کہہ کر سجدے میں جاوے اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین بار کہے (یعنی پاک ہے میرا پروردگار جو بہت بلند درجے والا ہے)۔ پھر دو زانو بیٹھ کر

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ (یعنی اللہ مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم کر) ایک بار کہہ کر پھر سجدے میں جا کر دعائے مذکورہ یعنی **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** تین بار پڑھے۔ پھر وہی تکبیر یعنی **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہہ کے کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھ کے یہ آیت پڑھے:

وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءً اَوْیَظْلِمْ نَفْسَہٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰہَ یَجِدِاللّٰہَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا

(اور جو کوئی گناہ کرے یا اپنا برا کرے پھر اللہ تعالیٰ سے بخشوا دے تو پاوے اللہ تعالیٰ کو بخشنے والا مہربان ہے)

جاننا چاہئے کہ یہ آیت پارہ **والمحصنٰت** کے تیرھویں رکوع میں پاؤ جز کے قریب ہے۔ ہر چند کہ فقہا رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے پاس کسی سورت یا آیت کا نماز میں اس نیت سے مقرر کرنا منع ہے کہ بغیر اس آیت یا سورہ کے یہ نماز جائز ہی نہیں، مگر آسانی کے واسطے یا رسول اللہ صلعم یا صحابہؓ کی اتباع کے لئے تیمناً تبرکاً کوئی آیت یا سورۃ مقرر کرلی جائے وے تو فقہا کے پاس بھی بلا کراہت درست ہے، جیسے نماز وتر میں سورتوں کا مقرر کر کے پڑھنا اور نماز تراویح میں جو کوئی ختم قرآن شریف نہیں کرتے ہیں۔ سورۂ **الم ترکیف** سے سورۂ **ناس** تک مقرر کر کے پڑھنا وغیرہ وغیرہ۔ ایسا ہی دوگانہ تحیۃ الوضو میں حضرت مہدی علیہ السلام نے آیات مذکورہ پڑھنے سے صحابہؓ سے آج تک اس گروہِ مبارک میں بہ نیت اتباع پڑھتے ہیں۔ اگر کوئی بھولے سے سوائے ان آیتوں کے دوسری پڑھ لے تو نماز ہو جاتی ہے، پھر اس رکعت کو

بھی پہلی رکعت کے موافق تکبیرات کہتا ہوا رکوع و سجود کر کے دو زانو بیٹھ کے التحیات پڑھے۔ وہ یہ ہے:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَ الطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

(تحفے یعنی عبادات قولیہ اور رحمتانِ کاملہ یعنی عبادت فعلیہ اور پاک چیزیں یعنی عبادات مالیہ خاص اسی خدائے تعالیٰ کے واسطے سزاوار ہیں۔ اے نبی سلام اور رحمت اور برکتیں اللہ تعالیٰ کی نازل ہویں تم پر، ہم پر سلامتی نازل ہوے اور اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں اس امر کی کہ کوئی معبود حق نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور گواہی دیتا ہوں میں اس امر کی کہ مقرر محمدؐ بندے اور رسول اس کے ہیں)

اس کے بعد درود شریف پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ کَمَا صَلَّیْتَ وَ سَلَّمْتَ وَ بَارَکْتَ وَرَحِمْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ رَبَّنَا اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(یا اللہ محمد صلعم پر اور آلِ محمد صلعم پر رحمتِ کاملہ اور برکت اور سلامتی نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر رحمت کاملہ اور سلامتی اور برکت اور رحم اور مہربانی اور بخشش نازل فرمائی، اے پروردگار مقرر تو ہی بہت ستودہ صفات نہایت گرامی اور بزرگوار ہے)

پھر یہ دعائے ماثورہ پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّ فِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(اے رب ہمارے ہم کو دنیا اور آخرت میں خوبی دے اور ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا)

یہ آیت پارۂ سیقول کے نصف پر نویں رکوع اور سورۂ بقر کے پچیسویں رکوع میں ہے اور یہ آیت ذیل بھی پڑھنا مناسب ہے:

رَبَّنَا اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ

(اے ہمارے رب، بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن حساب کھڑا ہووے)

یہ آیت پارہ وَمَا اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ کے اٹھارہویں رکوع ور سورۂ ابراہیم کے چھٹے رکوع میں ہے۔

رَبِّ اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیَ مُؤۡمِنًا وَّ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ

(اے رب معاف کر مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور جو آوے میرے گھر میں ایمان دار اور سب ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بخش دے)

بِفَضۡلِکَ وَ کَرَمِکَ یَا اَکۡرَمَ الۡاَکۡرَمِیۡنَ وَ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ

(تیرے فضل و کرم سے اے زیادہ کرم کرنے والے بڑے کریموں سے اور تیری رحمت سے اے زیادہ رحم کرنے والے، بڑے رحیموں سے)

اور آیت مذکورہ جو لفظ (المومنات) تک ہے پارۂ تبارك الذی کے نصف کے پاس دسویں رکوع میں اخیر سورۂ نوح کے دوسرے رکوع میں ہے اور اس کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھنا بہتر ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَالۡاُسۡتَاذِیۡ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡجَمِیۡعَ مُرۡشِدِیَّ وَ لِمَنۡ دَخَلَ بَیۡتِیۡ وَالۡجَمِیۡعَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ اَلۡاَحۡیَاءِ مِنۡهُمۡ وَالۡاَمۡوَاتِ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ

(یا اللہ مجھ کو بخش دے اور میرے ماں باپ کو بخش دے اور میرے مومن استادوں کو بخش دے اور میرے تمام مرشدوں کو بخش دے اور جو کوئی مومن میرے گھر میں داخل ہوا ہے اس کو بھی بخش دے اور تمام مومن مردوں کو اور تمام مومن عورتوں کو بخش دے اور جو کوئی ان میں جیتے ہیں اور مر گئے سب کو بخش دے، تیری رحمت کے طفیل سے، اے زیادہ مہربان کل مہربانوں سے)

اس کے بعد دونوں طرف سلام پھیرے، ان الفاظ سے اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَ رَحۡمَةُ اللّٰهِ (اے سیدھے طرف کے فرشتو اور مومنو تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت نازل ہو)

پھر سجدے میں سر رکھ کے یہ دعا پڑھے:

اِلٰهِیۡ کَفَانِیۡ مِنۡ نَعِیۡمِ الدُّنۡیَا بِمُحَبَّتِکَ وَ شَوۡقِکَ وَ عِشۡقِکَ وَ ذِکۡرِکَ وَ کَفَانِیۡ مِنۡ نَعِیۡمِ الۡاٰخِرَةِ بِلِقَآئِکَ وَ رِضَآئِکَ بِفَضۡلِکَ وَ کَرَمِکَ یَا اَکۡرَمَ الۡاَکۡرَمِیۡنَ وَ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ

الرَّاحِمِیْنَ

(یا اللہ مجھے بس ہے دنیا کی نعمت سے تیری محبت اور تیرا شوق اور تیرا ذکر مجھے بس ہے آخرت کی نعمت سے تیرا دیدار اور تیری خوشنودی تیرے فضل و کرم سے اے بڑے کریموں سے بھی زیادہ کرم کرنے والے اور تیری رحمت کے طفیل سے اے مہربانوں سے زیادہ مہربانی کرنے والے)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاٰءً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً مِّنْ ذَنْبِ الَّذِیْٓ اَعْلَمُ وَ مِنْ ذَنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِيْٓئَةٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

(میں بخشش چاہتا ہوں میرے پروردگار سے اپنے تمام گناہوں کی جو گناہ کہ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے اور جو گناہ کہ خطا سے کیا ہے پوشیدہ یا اعلانیہ کیا ہے ان گناہوں کی جو میں جانتا ہوں و ران گناہوں کی جو میں نہیں جانتا ہوں۔ تو ہی غیب کی باتوں کا بڑا جاننے والا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جو میرا پروردگار ہے، کل گناہ اور خطاؤں کی اور میں رجوع برحمت کرتا ہوں اسی پروردگار کی طرف)

سَجَدَتْ لَكَ سَوَادِیْ وَ اٰمَنَ بِكَ فُؤَادِیْ وَ اَقَرَّ بِكَ لِسَانِیْ هَآ اَنَا اَذْنَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا وَّ مَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ الْعَظِيْمَ اِلَّا رَبِّیَ الْعَظِيْمُ اِلَّا رَبِّیَ الْعَظِيْمُ اِلَّا رَبِّیَ الْعَظِيْمُ

(سجدہ کیا میری طبیعت نے تیرے لئے اور تجھ پر ایمان لایا میرا دل اور تیرا اقرار کیا میری زبان نے افسوس میں نے بڑا گناہ کیا اور بہت بڑے گناہوں کو کون بخشے گا سوائے میرے بہت بزرگ پروردگار کے۔سوائے میرے بہت بزرگ پروردگار کے

۔سوائے میرے بہت بزرگ پروردگار کے)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ الخ

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً الخ

اَللّٰهُمَّ اٰتَانَا تَصْدِيْقَ الْمَهْدِیِّ الْمَوْعُوْدِ صلعم كَمَا هُوَا تَصْدِيْقُهٗ

(یا اللہ روزی کر ہم کو تصدیق مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جیسا کہ آنحضرت کی تصدیق حق ہے)

جاننا چاہئے کہ نشان 4-5 کی پوری پوری دعائیں اس رسالہ میں عنقریب اوپر مع ترجمہ موجود ہیں ملاحظہ کر لیجئے۔

اور جاننا چاہئے کہ جس نیت میں لفظ رَكْعَتَيْن آتا ہے اس مقام پر بعض لوگ رَكْعَتَی پڑھتے ہیں ہر چند کہ الفاظ علاحدہ ہیں مگر حاصل دونوں کا ایک ہی ہے۔

فجر کی سنت نماز کی نیت یہ ہے

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰهِ تَعَالٰی رَكْعَتَيْنِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالیٰ کے واسطے دو رکعت نماز فجر کی جو سنت ہے رسول اللہ تعالیٰ کی منہ کر کے کعبہ شریف کی جہت کی طرف اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

فجر کی فرض نماز کی نیت یہ ہے

جس وقت کہ امام کے ساتھ پڑھے:

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَرْضُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَرْضَ ھٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(میں کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوکر اللہ کے واسطے نماز فجر کے وقتیہ فرض کی دو رکعتیں پڑھنے کی نیت کرتا ہوں اور اقتداء کرتا ہوں اس امام کی، اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

اگر اکیلے بغیر امام کے نماز پڑھے تو جملۂ (اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَام) کو چھوڑ کر باقی نیت کے الفاظ پورے پڑھے۔ اگر خود امام ہو تو بجائے (اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَام) کے (اَنَا اِمَامٌ عَلَی الْجَمَاعَۃِ لِمَنْ حَضَرَوَ لِمَنْ یَّحْضُرُ) کہے۔

(یعنی میں جماعت پر امام ہوں اس شخص کا جو حاضر ہے اور جو کوئی کہ حاضر ہووے)

جاننا چاہیے کہ ہر فرض نماز کی نیت کو اسی پر قیاس کر کے عمل کریں۔ جاننا چاہئے کہ اگر چار گانی فرض نماز میں امام دو رکعتیں پڑھ کے پہلے قعدے میں بیٹھنے کے بعد کوئی مقتدی آکر ملا تو امام کے ساتھ تشہد پڑھ کے امام کے ساتھ ہی دو رکعتیں محض سورۂ فاتحہ پڑھ کے دوسرے قاعدے میں محض تشہد پڑھ کے امام سیدھے طرف سلام پھیرے تک ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ جب امام

بائیں طرف کے سلام کا ارادہ کرے تب مقتدی مذکورہ اٹھ کے باقی ہر دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ضم سورہ کر کے، وہ دو رکعتیں حسبِ دستور پوری کر کے ہر دو طرف سلام پھیر کر نماز کو ختم کرے۔ اگر مغرب کی نماز میں مثلاً امام پہلے قعدے میں بیٹھنے کے بعد کوئی مقتدی آ کر ملے تو التحیات پڑھ کے امام کے ساتھ باقی نماز حسب دستور گذارے۔ جبکہ امام اخیر قعدے میں بیٹھے، تو مقتدی مذکورہ بھی التحیات پڑھے۔ اگر امام پر سہو کا سجدہ آنے کے بعد التحیات پڑھنے کے بعد دو سجدۂ سہو گذار کے قعدے میں بیٹھ جاوے تو اس وقت یہ مقتدی بھی اس کے ساتھ خود سلام نہ پھیر کر سجدۂ سہو گذار کے قعدے میں محض التحیات پڑھ کر امام سیدھے طرف سلام پھیر کر بائیں طرف متوجہ ہو، تب مقتدی مذکور تکبیر کہہ کر اٹھ کے ایک رکعت مع سورۂ فاتحہ وضم سورہ پڑھ کے قعدے میں بیٹھ کر التحیات پڑھ کر حسبِ دستور دوسری رکعت مع سورۂ فاتحہ و ضم سورہ پڑھ کے اخیر قعدے میں بیٹھے اور التحیات پڑھے۔ اگر اتفاقاً اس مقتدی پر بھی سجدۂ سہو لازم آوے تو بعد التحیات پڑھنے کے سجدۂ سہو ادا کر کے قعدے میں بیٹھ کر حسب دستور التحیات وغیرہ پڑھ کے نماز پوری کر لیوے۔ ایسی صورت میں ویسے مقتدی کو چھے بار التحیات کا پڑھنا لازم آوے گا۔

ظہر کی چہار گانی سنت نماز کی نیت یہ ہے۔

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالیٰ کے واسطے چار رکعتیں ظہر کی نماز کی رسول اللہ تعالیٰ صلعم کی سنت ہے۔ منہ کر کے کعبۃ اللہ شریف کی طرف اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

جاننا چاہئے کہ ان چار رکعتوں میں حسب سند ضم سورہ کرے۔

ظہر کی فرض نماز کی نیت یہ ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ فَرْضُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَرْضَ ھٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالیٰ کے واسطے چار رکعتیں اس وقت کے ظہر کے فرض کی اس امام کی اقتدا کرتا ہوں منہ کر کے کعبہ شریف کی جہت کی طرف۔ اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

ظہر کی چھوٹی سنت کی نیت یہ ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ ظہر کی دو رکعت نماز پڑھوں اللہ تعالیٰ کے واسطے جو رسول اللہ صلعم کی سنت ہے۔ منہ کر کے کعبہ شریف کی جہت کی طرف، اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

عصر کی فرض نماز کی نیت یہ ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ فَرْضُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَرْضَ ھٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالیٰ کے واسطے چار رکعتیں عصر کی اس وقت کے فرض نماز کی، اس امام کی اقتداء کرتا ہوں منہ کر کے کعبہ شریف کی جہت، کی طرف اللہ نیک بزرگ ہے)

مغرب کی فرض نماز کی نیت یہ ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی ثَلٰثَ رَکْعَاتٍ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَرْضُ اللّٰہِ تَعَالٰی فَرْضَ ھٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالیٰ کے واسطے تین رکعتیں مغرب کی اس وقت کے فرض نماز کی اس امام کی اقتدا کرتا ہوں منہ کر کے کعبہ شریف کی جہت کی طرف، اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

مغرب کی سنت نماز کی نیت یہ ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ سُنَّۃِ رَسُوْلِ

اللّٰهِ تَعَالٰى مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ مغرب کی دو رکعت سنتِ رسول اللہ نماز پڑھوں اللہ تعالیٰ کے واسطے یعنی منہ کرکے متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی جہت کی طرف، اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

عشاء کی فرض نماز کی نیت یہ ہے

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ فَرْضُ اللّٰهِ تَعَالٰى فَرْضَ هٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ کے واسطے چار رکعتیں عشاء کے اس وقت کے فرض نماز کی میں اقتدا کرتا ہوں اس امام کی متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی جہت کی طرف اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

عشاء کی سنت نماز کی نیت یہ ہے

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالیٰ کے واسطے دو رکعتیں عشاء کی سنت رسول اللہ کی نماز کی متوجہ ہوکر کعبۂ شریف کی جہت کی طرف اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

نماز وتر کی نیت یہ ہے

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى ثَلٰثَ رَكْعَاتِ صَلٰوةِ الْوِتْرِ مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ تین رکعتیں وتر کی نماز پڑھوں اللہ تعالیٰ کے واسطے متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی جہت کی طرف، اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

جاننا چاہئے کہ وتر کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون پڑھ کے رکوع وسجود کرکے بیٹھ کر التحیات پڑھ کے اٹھ کر تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھ کے اللہ اکبر کہہ کے کانوں کو ہاتھ لگا کے پھر عادت کے موافق ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے، پھر اللہ اکبر کہہ کے رکوع میں جا کر تحریر صدر کے موافق نماز کو پوری کرلیوے۔

اور یہ بھی معلوم رہے کہ وتر کی نیت میں لفظ (واجب) نہیں کہنے کا سبب یہ ہے کہ نماز وتر ایک امام کے پاس واجب ہے تو دوسرے اماموں کے پاس سنت ہے، تو لفظ (واجب) نیت میں نہ ہونے سے سب کے پاس وتر کی ادائیگی بالاتفاق ہوتی ہے اور اگر بھولے سے یہ سورتیں نہ پڑھ کر کوئی اور سورتیں پڑھے تو بھی نماز ہوجاتی ہے۔ عمداً ان کو چھوڑ کر دوسری سورتیں پڑھنا خلافِ تقلید ہونے سے اس کی ادائی میں کلام ہے اور

دعائے قنوت یہ ہے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسۡتَعِیۡنُکَ وَ نَسۡتَغۡفِرُکَ وَ نُوۡمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ
عَلَیۡکَ وَنُثۡنِیۡ عَلَیۡکَ الۡخَیۡرِ وَ نَشۡکُرُکَ وَ لَانَکۡفُرُکَ وَ
نَخۡلَعُ وَ نَتۡرُکَ مَنۡ یَّفۡجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیۡ وَ
نَسۡجُدُوَ اِلَیۡکَ نَسۡعٰی وَ نَحۡفِدُ وَ نَرۡجُوۡارَحۡمَتَکَ وَ نَخۡشٰی
عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالۡکُفَّارِ مُلۡحِقٌ

(یا اللہ بے شک ہم تجھ سے تیری طاعت اور عبادت اور عبادت کے لئے یاری اور مددگاری چاہتے ہیں کہ ہم سخت بیچارے ہیں اور گناہوں کو ترک کرنے کے واسطے بالکل عاجز ہیں اور تجھ سے اپنے کئے ہوئے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اپنے گناہوں کی پوشیدگی تجھ سے چاہتے ہیں اور تجھ پر ہم ایمان لائے ہیں اور یقین رکھتے ہیں اس بات کا کہ نیک توفیق دینے والا تو ہی ہے ا، اور تجھی پر ہم توکل کرتے ہیں اور اپنے کاروبار کو تجھی کو سونپتے ہیں اور ہم تیرے پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں اور ہم تیری ثنا کرتے ہیں تجھ کو اچھی طرح سے یاد کرتے ہیں اور ہم شکرگذار ہیں تیرے اور تیری نعمتوں کو ہم یاد کرتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں اور کفرانِ نعمت نہیں کرتے اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور تیری نعمتوں کو ہم نہیں چھپاتے اور نکال دیتے ہیں ہم اور دور کردیتے ہیں ہم اور چھوڑ دیتے ہیں ہم اور ہانک دیتے ہیں ہم ایسے شخص کو جو تیرا گناہ کرے، اور تیری فرماں برداری نہ کرے، اے بارِ خدایا ہم خاص تیری ہی بندگی کرتے ہیں اور ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور مخصوص تیرے ہی واسطے نماز پڑھتے ہیں اور تیرے غیر کی پرستش نہیں کرتے ہیں اور تجھی کو ہم سجدہ کرتے ہیں اور تیرے غیر کو ہم سجدہ نہیں کرتے اور تیری جزا کی طرف ہم دوڑتے ہیں اور تیرے

فرمان کے راستے پر ہم جلدی چلتے ہیں اور تجھی کو ہم سعی کے واسطے مخصوص کرتے ہیں اور تیری ہی بندگی اور عبادت اور خدمت میں ہم شتابی کرتے ہیں اور تیری رحمت ہی کے امیدوار ہیں۔ اگرچہ ہم بداقوال، اور بدافعال وبداحوال ہیں اور تیرے عذاب او رعقوبت سے ہم ڈرتے ہیں کیونکہ ہم اپنے اقوالِ ناپسندیدہ وافعالِ ناشائستہ میں بالکل گرفتار ہیں اور شرمندہ ہیں، بےشک تیرا عذاب کافروں کو جلانے والا ہے)

جاننا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ایسا بیمار ہووے کہ پانی سے غسل یا وضو کرنے سے ہلاکتِ نفس یا بیماری کی زیادتی وغیرہ کا خوف ہووے۔ یا پانی اتنے فاصلہ پر ہووے کہ وہاں پہنچنے تک نماز قضا ہوتی ہے یا ایسی باؤلی پر پہنچا کہ جس کو سیڑھیاں نہیں ہیں اور پانی سیندھنے کو ڈول اور رسی موجود بھی نہیں ہے اور مل سکتی نہیں یا ڈول اور رسی موجود ہے مگر پانی تک وہ پہنچ نہیں سکتی ہے وغیرہ وغیرہ ایسے اسباب سے وضو اور غسل کے عوض میں تیمّم درست ہے اور اگر غسل اس پر فرض ہووے تو نجاست جس کپڑے کو لگی ہو اس کو نکال کے پاک کپڑا باندھ لیوے، اور جسم کو جہاں نجاست لگی ہوئی ہو اس کو بھی دور کرکے ایک تیمّم، غسل اور وضو کی نیت سے کرلینا کافی ہے۔ جاننا چاہیئے کہ اتفاقاً اگر دوسرا کپڑا پاک نہو اور پانی بھی میسر نہ ہو تو نجس کپڑا جسم سے دور کرکے جسم پر کی نجاست کو ناخن سے چھیل کر دور کرکے بیٹھ کر نماز ادا کرے۔

اور تیمّم کا طریقہ یہ ہے

کہ اول دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کی انگلیوں کو کشادہ رکھ کے تیمّم کی نیت کرتا

18

ہوا پاک مٹی پر مار کے دونوں ہاتھوں سے رستن گاہِ موئے پیشانی سے زنخ کے نیچے تک جس کا دھونا وضو میں فرض ہے مسح کرے، پھر دوسرا ضرب دونوں ہتھیلیوں کا خاک پاک مذکور پر کر کے بائیں ہاتھ کی خنصر اور بنصر اور وسطیٰ سے محاذی کی آدھی ہتھیلی چلیپائی پر سیدھے ہاتھ کی مذکور انگلیوں کی پیٹھ سے کہنی تک کھینچے، پھر بائیں ہاتھ کی سبابہ اور ابہام سے سیدھے ہاتھ کے بطن پر سے بندِ دست تک کھینچ کر پھر سیدھے ہاتھ کے پنجے کو اوندھا کر کے بائیں ہاتھ کی سبابہ اور ابہام اور باقی کفِ دست سے پشت سبابہ اور ابہام پر سیدھے ہاتھ کے کھینچے۔ ایسے ہی بائیں ہاتھ کا مسح بھی سیدھے ہاتھ سے نیت اور کلمۂ شہادت پڑھتا ہوا کر لیوے۔

تیمّم کی نیت یہ ہے

نَوَيْتُ اَنْ اَتَيَمَّمَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَفَعًالِلْحَدَثِ وَاسْتِبَاحَةً لِلصَّلٰوةِ

(میں نیت کرتا ہوں کہ تیمّم کروں اللہ تعالی کے واسطے پلیدی کو دور کرنے کے لئے اور نماز کو مباح کر لینے کے واسطے)

اس کے بعد کلمۂ شہادت پڑھے اور یہ بھی معلوم ہووے کہ عمل تیمّم کسی عامل کے روبرو کر لیوے تا کہ اس کی ادائی برابر ہووے۔

باب ۵

نفل روزے کی نیت یہ ہے

نَوَيْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا تَطَوُّعًا لِلّٰهِ تَعَالٰى فَتَقَبَّلْ مِنِّى وَ تَمِّمْ بِالْخَيْرِ وَ الْعَافِيَةِ بِفَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(میں نیت کرتا ہوں کہ کل کے روز روزہ رکھوں اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کے واسطے سو قبول فرما تو یا اللہ یہ روزہ مجھ سے اور خیر و عافیت کے ساتھ پورا کر وے اپنے فضل وکرم کے طفیل سے، اے زیادہ کرم کرنے والے کریموں سے اور اے زیارہ رحم کرنے والے رحیموں سے)

اگر نذر معین کا روزہ رکھنا ہو تو لفظ تَطَوُّعًا کی جائے پر لِصَوْمِ النَّذْرِ الْمُعَيَّنِ کہے یعنے نذر معین کے روزے کے واسطے (نذر معین واجب ہے) اس کے بعد لفظ (لِلّٰہ تعالیٰ) سے اخیر نیت کے الفاظ تک پڑھے۔ اس کا ترجمہ بھی اوپر لکھا ہوا ہے۔

نفل ساٹھی کے روزوں کی نیت یہ ہے

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا مِّنْ صِیَامِ سِتِّیْنَ تَطَوَّعًا لِلّٰہِ تَعَالٰی فَتَقَبَّلْ مِنِّی وَ تَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَ الْعَافِیَۃِ بِفَضْلِکَ وَ کَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(میں نیت کرتا ہوں کہ کل کے روز نفل ساٹھی کے روزوں میں کا روزہ رکھوں اللہ تعالی کی فرماں برداری کے واسطے سو قبول فرما تو یا اللہ یہ روزہ مجھ سے اور خیر وعافیت کے ساتھ پورا کردے اپنے فضل وکرم کے طفیل سے اسے زیادہ کرم کرنے والے کریموں سے، اور تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ رحم کرنے والے رحیموں سے)

کفارے کی ساٹھی کے روزوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا مِّنْ صِیَامِ سِتِّیْنَ لِاَدَآءِ الْکَفَّارَۃِ لِلّٰہِ تَعَالٰی فَتَقَبَّلْ مِنِّی وَ تَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَ الْعَافِیَۃِ بِفَضْلِکَ وَ کَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(میں نیت کرتا ہوں کہ کل کے روز کفارے کی ادائی کی ساٹھی کے روزوں میں کا روزہ رکھوں اللہ تعالی کے واسطے سو قبول فرما تو یا اللہ یہ روزہ مجھ سے اور خیر وعافیت کے ساتھ پورا کردے اپنے فضل وکرم کے طفیل سے اے زیادہ کرم کرنے والے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے اسے زیادہ رحم کرنے والے رحیموں سے)

رمضان شریف کے روزے کی نیت یہ ہے

نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا مِّنْ شَھْرِ رَمَضَانَ فَرْضُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیَّ فَتَقَبَّلْ مِنِّی وَ تَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَالْعَافِیَۃِ

(میں نیت کرتا ہوں کہ صبح روزہ رکھوں ماہِ رمضان شریف کا جو مجھ پر اللہ تعالی کا فرض ہے۔ پس قبول کر تو مجھ سے یا اللہ اور خیر وعافیت کے ساتھ پورا کر)

جاننا چاہئے کہ کسی قسم کا روزہ ہو، یعنے خواہ فرض یا واجب یا نفل ہو، سب کے افطار کی نیت ودعا مطلقا ایک ہی ہے۔

روزے کی افطار کی نیت یہ ہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ بِکَ اٰمَنْتُ وَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ فَتَقَبَّلْ مِنِّی بِفَضْلِکَ وَ کَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(یا اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تجھی پر ایمان لایا اور تجھی پر بھروسہ کیا اور تیرے ہی رزق سے افطار کرتا ہوں کہ پس تو قبول کر لے میرے روزے کو اپنے فضل وکرم کے طفیل سے اے زیادہ کرم کرنے والے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ مہربانی کرنے والے بڑے مہربانوں سے)

اور روزے کے افطار کے بعد دعائے ذیل بھی پڑھ لے، بہت اچھا ہے، وہ

دعا یہ ہے:

ذَهَبَ الظَّمَآءُ وَابْتَلَّةِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْیءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ بِفَضْلِکَ وَ کَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(تشنگی گئی اور رگیں تر ہوئیں، اور خدائے تعالیٰ چاہے تو ثواب ثابت ہو چکا، یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تیری رحمت کے ذریعہ سے جو ہر ایک چیز کو گھیرے ہوئے ہے کہ میرے گناہوں کو تو بخش دے تیرے فضل و کرم کے طفیل سے اے زیادہ کرم کرنے والے بڑے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے، اے زیادہ مہربانی کرنے والے بڑے مہربانوں سے)

رمضان شریف کی تراویح کی نیت یہ ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰهِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوةِ التَّرَاوِیْحِ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی اِقْتَدَیْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالیٰ کے واسطے دو رکعتیں نمازِ تراویح رمضان شریف کی جو سنت ہے رسول اللہ صلعم کی، میں اقتدا کرتا ہوں اس امام کے ساتھ متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی جہت کی طرف، اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

جاننا چاہئے ہیں کہ ایسی نیت پہلی تراویح سے تیسری تراویح تک اور چوتھی تراویح سے دسویں تراویح تک یوں نیت کرے:

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰهِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوةِ التَّرَاوِیْحِ مُتَابَعَةُ الْمَهْدِی الْمَوْعُوْدِ اِقْتَدَیْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالیٰ کے واسطے دو رکعتیں رمضان شریف کی تراویح کی نماز کی متابعت مہدئ موعود علیہ السلام کے ساتھ اقتدا کرتا ہوں میں اس امام کی متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

اور رمضان شریف میں نماز تراویح پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشا وقت اگر وضو نہ ہوئے تو وضو کر کے تحیۃ الوضو کا دوگانہ حسبِ صدر پڑھ کے چار رکعتیں عشا کی سنت نماز کی اس نیت پر پڑھے:

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰهِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتٍ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالیٰ کے واسطے چار رکعتیں عشا کی نماز کو جو سنت ہے رسول اللہ صلعم کی متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی جہت کی طرف اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

اور ان چار رکعتوں میں ضم سورہ کرنا ضرور ہے۔ اس کے بعد عشاء کے فرض نماز کی چار رکعتیں موافق تحریر صدر کر کے پڑھے۔ اس کے بعد عشاء کی سنت

نماز کی دو رکعتیں اس کے بعد نماز تراویح کی دو دو رکعتیں موافق تحریر صدر کے نیت کر کے پڑھے۔ اور نمازِ تراویح کے دس دوگانے پڑھے، بعد وتر کی نماز کی تین رکعتیں حسبِ تحریر سابق پڑھ کے نماز کو ختم کرے۔

اسکے دو طریقے ہیں ایک تو یہ ہے کہ دس روز میں ان تر واتح کے درمیان قر آنِ مجید کا ایک ختم کرتے ہیں۔

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ تر واتح کے پہلے دوگانے کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد الم تر کیف اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ لایلاف پڑھ کر حسبِ تحریرِ صدر نماز تمام کر کے بعد سلام پھیرنے کے ایک بار یہ دعا پڑھے۔

يَا كَرِيْمُ الْمَعْرُوْفِ يَاقَدِيْمُ الْاِحْسَانِ اَحْسِنْ اِلَيْنَا بِاِحْسَانِكَ الْقَدِيْمِ وَ بِفَضْلِكَ الْعَظِيْمِ يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ يَآ اَللّٰهُ

(اے مشہور کرم کرنے والے، اے قدیم احسان کرنے والے تیرے قدیم احسان کے اور فضل بزرگ کے ساتھ ہم پر احسان کر اے بڑے کرم کرنے والے اے بڑے مہربان یا اللہ یا اللہ یا اللہ)

یہ تسبیح ایک بار پڑھ کے پھر اسی طور کی نیت سے دوسرا دوگانہ پڑھے۔ اس کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ أرایت الذی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر پڑھ کے دوگانہ پورا کر کے بعد سلام پھیرنے کے بیٹھ کر یہ تسبیح تین بار پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ اِنَّ الْمَهْدِيَّ الْمَوْعُوْدَ قَدْجَآءَ وَ مَضٰى

(میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبودِ حق نہیں ہے سوائے خدائے تعالی کے وہ ایک ہی ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور وہ کسی شریک کا محتاج نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ بے شک محمد علیہ السلام بندے ہیں اللہ تعالی کے اور رسول ہیں اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے ہیں۔ بے شک مہدی موعود صلعم مقرر آئے اور گذرے)

اس کے ساتھ ہی ایک بار یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ الرُّوْيَةَ وَ نَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَابَارُّ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِيْمٌ تُحِبُّ الْعَفُوَّ فَاعْفُ عَنَّا بِكَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(یا اللہ ہم تجھ سے مانگتے ہیں جنت اور تیرا دیدار اور ہم تجھ سے پناہ مانگتے ہیں دوزخ سے بچنے کے لئے اے پیدا کرنے والے جنت اور دوزخ کے تیری رحمت کے طفیل سے اے بڑی قدرت والے، اے بڑے غلبے والے، اے بڑے بخشنے والے، اے بڑے کرم کرنے والے، اے بہت عیبوں کو چھپانے والے، اے نہایت مہربان، اے بڑے احسان کرنے والے، اے بڑے بزرگ یا اللہ بچا تو ہم کو دوزخ سے اے بچانے والے، اے شکستہ دلوں کے درست فرمانے والے، اے بچانے والے، یا اللہ تو ہی بہت بزرگ اور درگذر کرنے والا گناہوں سے اور بہت معاف کرنے والا

تقصیروں کا اور بہت چھوڑ دینے والا عقوبت کا اور نہایت بخشش کرنے والا ہے ،تو دوست رکھتا ہے معافی تقصیرات اور معصیات کو سو ہم کو معاف فرما دے ہمارے گناہ اور تقصیرات کو اپنے کرم کے طفیل سے اسے زیادہ کرم فرمانے والے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے ،اے زیادہ مہربانی کرنے والے نہایت مہربانوں سے)

اس کے ساتھ ہی ایک بار **یا کریم المعروف** جو آگے اس کے مرقوم ہو چکی ہے وہ دعا بھی پڑھ لیوے۔

اور تیسرے دوگانے کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر پڑھ کے حسبِ دستور وہ دوگانہ بھی پورا کر کے بعد سلام پھیرنے کے بیٹھ کے محض **یا کریم المعروف** ایک بار پڑھے۔

اور چوتھے دوگانے کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تبت اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص کے بدستور دوگانہ پورا کر کے بعد سلام پھیرنے کے بیٹھ کر یہ درودِ شریف تین بار پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدَیْنِ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدَیْنِ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ وَ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصّٰالِحِیْنَ وَ عَلٰی کُلِّ مَلَکٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(یا اللہ درودِ شریف اور رحمت کاملہ نازل فرما محمد نبی اور محمد مہدی صلعم پر اور سلامتی نازل فرما محمد نبی اور محمد مہدی صلعم کی آلِ مبارک پر اور سلامتی اور برکت نازل فرما تمام

پیغمبروں اور تمام مرسلوں پر درودِ شریف اور رحمتِ کاملہ نازل فرما تمام مقرب فرشتوں پر اور درودِ شریف اور رحمتِ کاملہ نازل فرما تمام صالح بندوں پر اور درودِ شریف اور رحمتِ کاملہ نازل فرما تمام فرشتوں پر تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ مہربانی کرنے والے مہربانوں سے)

اور اسی کے ساتھ ہی ایک بار **اللھم انا نسئلک** اور ایک بار **یا کریم المعروف** ہر دو دعائے مذکوریں پڑھ کے اٹھ کے پانچویں دوگانے کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس پڑھ کے بدستور دوگانہ پورا کر کے بیٹھ کر ایک بار **یا کریم المعروف** پڑھ کے اٹھ کر چھٹے دوگانے کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم ترکیف اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ لایلف پڑھ کر بدستور دوگانہ پورا کر کے بعد سلام پھیرنے کے یہ تسبیح تین بار پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمَ

(تنزیہ سزاوار ہے اللہ تعالیٰ کو اور تمام قسم کی تعریفیں سزاوار ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے اور کوئی معبودِ حق نہیں ہے سوائے خدائے تعالیٰ کے اور اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے اور نہیں پناہ ہے گناہوں سے بچنے کے لئے اور نہیں ہے طاقت عبادت کے ادا کرنے کی مگر حسنِ تائید سے خدائے تعالیٰ کے جو علم وقدرت وکمال وغیرہ میں بہت بلند پایہ ہے اور بہت بزرگ ہے)

اس کے ساتھ بدستور سابق ایک بار الھم انا نسئلک اورایک بار یا کریم المعروف ہردودعائیں پڑھے، پھر ساتویں دوگانے کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ارایت الذی اوردوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کوثر پڑھ کے بدستور سابق دوگانہ پورا کرکے بعد سلام پھیرنے کے ایک باریا کریم المعروف پڑھے۔ پھر آٹھویں دوگانے کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اوردوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر پڑھ کے بدستور دوگانہ پورا کرنے کے بعد سلام پھیرنے کے بیٹھ کر یہ تسبیح تین بار پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ خَطِيْئَةٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(تنزیہ سزاوار ہے اللہ تعالی کواس کی تعریف کے ساتھ تنزیہ سزاوار ہے اللہ تعالی کو بڑا بزرگ صاحبِ علم وقدر وکمال ہے نہایت بزرگی والا ہے۔ اورتنزیہ سزاوار ہے اس کے حمد کے ساتھ میں مغفرت چاہتا ہوں اسی اللہ تعالی سے جو میرا پروردگار ہے میرے تمام خطاؤں اور گناہوں کی اور رجوع برحمت کرتا ہوں اورتوبہ کرتا ہوں میں اس کی طرف رجوع ہوکر)

پھراس کے بعد حسبِ دستور سابق ایک بار اللھم انا نسئلک اورایک بار یا کریم المعروف پڑھے۔ پھر نویں دوگانے کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تبت اوردوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھ کرحسبِ دستور دوگانہ پورا کرکے بعد سلام پھیرنے کے محض یا

کریم المعروف ایک بار پڑھے پھر دسویں دوگانے کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ فلق اوردوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ناس پڑھ کے دوگانہ پورا کرکے سلام پھیرنے کے بعد تین بار یہ استغفار پڑھئے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِى لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ سَتَّارُ الْعُيُوْبِ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ كَشَّافُ الْكُرُوْبِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَ الْاَبْصَارِ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(میں مغفرت چاہتا ہوں اللہ تعالی سے، میں مغفرت چاہتا ہوں اللہ تعالے سے کہ کوئی معبودحق نہیں ہے اس کے سوائے ، جو زندہ اور تروتازہ اورنہایت قائم اور استوار ہے۔ گناہوں کا بڑا بخشنے والا، عیبوں کا بہت چھپانے والا، غیب کی باتوں کا، اور کاموں کا خوب جاننے والا، سختیوں اورتنگیوں اورغمگینیوں کا خوب کھولنے والا، اے پھیرنے والے دلوں کے اور بینائیوں کے، اوررجوع برحمت کرتا ہوں میں اورتوبہ کرتا ہوں میں اس کی طرف رجوع ہوکر)

پھراسی کے ساتھ حسبِ سابق ایک بار اللھم انا نسئلک اورایک بار یا کریم المعروف پڑھ کرختم کرے۔ پھراٹھ کر وتر کی نماز کے تین رکعتیں حسبِ تحریر سابق جماعت پڑھنے کے بعد سلام پھیرنے کے تین بار یہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْھَیْبَۃِ وَالْقُدْرَۃِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَایَنَامُ وَلَایَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبَّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ

(تنزیہ سزاوار ہے صاحبِ سلطنت حقیقی کو، اور تنزیہ سزاوار ہے، مالک بادشاہ ہے عالمِ ارواح و عالم غیب و عالمِ معنی کو، تنزیہ سزاوار ہے۔ صاحبِ غلبہ کاملہ اور صاحبِ بزرگی اور صاحب دبدبہ بزرگ اور صاحبِ قدرت اور صاحبِ بزرگی وعظمت وتکبری اور صاحبِ حقیقت محمدی صلعم کو تنزیہ سزاوار ہے اس بادشاہ کو جو ہمیشہ زندہ ہے۔ ایسا کہ کبھی نہ سوتا نہ مرتا، ہمیشہ رہا اور ہمیشہ رہتا ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ صاحبِ جلالت اور بزرگی اور بزرگواری کا اور صاحبِ بخشش کرنے اور بزرگ رکھنے اور نوازنے کا۔ بہت پاک ہے اور نہایت مبارک ہے۔ ہمارا پروردگار اور پروردگار فرشتوں کا اور پروردگار روح کا ہے)

اسی کے ساتھ ایک بار حسبِ سابق **اللھم انا نسئلک** اور ایک بار **یا کریم المعروف** پڑھ کے تراویح کو ختم کرے اور یہ بھی معلوم رہے کہ خاصتہً حضرت بندگی میاں شاہ نظامؓ کے خاندان والے بزرگوں میں حسبِ اجازت حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے رمضان المبارک کے پورے مہینے میں حسبِ تحریرِ صدر تراویح کو پڑھا کرتے ہیں۔ یعنی ہر شب تراویح کے دس دوگانے بعد ادائے سنن وفرض نماز عشاء کے پڑھتے ہیں اور ہر ایک دوگانۂ تراویح میں بعد سورۂ **فاتحہ** کے ابتدائے قرآن مجید سے مسلسل ایک پارۂ قرآن مجید مع ادعیۂ مذکورہ پڑھ کے نمازِ وتر پر ختم کرتے ہیں۔ تاختمِ ماہ

مبارک رمضانِ شریف اور بعض حضرات دسویں شب ماہِ رمضان المبارک میں ایک ختم تک قرآنِ مجید کا حسبِ تحریر مذکور کیا کرتے ہیں۔ فقط

اور شبِ قدر کو یعنے ماہِ رمضان شریف کی ستائیسویں رات کو بعد دو پہر رات کے دوگانۂ شبِ قدر پڑھے۔

دوگانہ لیلۃُ القدر کی نیت یہ ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃِ اللَّیْلَۃِ الْقَدْرِ مُتَابِعَۃُ الْمَھْدِیِّ الْمَوْعُوْدِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالی کے واسطے دو رکعتیں نماز لیلۃُ القدر کی متابعتِ مہدیٔ موعود علیہ السلام کی میں اقتدا کرتا ہوں اس امام کی، متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی جہت کی طرف اللہ تعالی بہت بزرگ ہے)

اس کا طریقہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے آج تک یوں چلا آتا ہے کہ وضو کر کے دوگانہ تحتیہ الوضو گذاریں اور چار رکعتیں عشاء کی سنت نماز کی پڑھیں۔ پھر فرض عشاء کی چار رکعتیں گذاریں اور دو رکعتیں سنت نماز عشاء کی پڑھیں اور دو رکعت نماز لیلۃُ القدر کی ادا کر کے دعائیں جو ذیل میں لکھی جاتی ہیں پڑھیں اور مناجات کے سجدے میں جا کر عرضِ حاجاتِ دوجہانی

کر کے سر اٹھا کے تین رکعتیں وتر کی نماز پڑھ کے نماز ختم ہوئے بعد امام اور مقتدیاں مل کر تسبیح کہیں اور تسبیح کے الفاظ امام اور مقتدیاں کہنے کے ذیل میں لکھے جاتے ہیں اسی موافق کہے وہ یہ ہیں

امام کہے: **لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه** (کوئی معبود حق نہیں سوئیے اللہ تعالیٰ کے)

اور مقتدیاں کہیں: **مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ** (محمد صلعم اللہ تعالی کے رسول ہیں)

پھر امام کہے: **اَللّٰهُ اِلٰهُنَا** (اللہ تعالی ہمارا خدائے برحق ہے)

تب مقتدیاں کہیں: **مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا** (محمد صلعم ہمارے نبی ہیں، یعنی اللہ تعالی کی طرف سے ہم کو خبر دینے والے ہیں)

پھر امام کہے: **اَلْقُرْاٰنُ وَ الْمَهْدِيُّ اِمَامُنَا** (قرآنِ مجید اور مہدیٔ موعود علیہ السلام ہمارے امام ہیں)

پھر مقتدیاں اس پر ختم کریں: **آمَنَّا وَ صَدَّقْنَا** (ہم ایمان لائے اور ہم سچ جانے تمام مضمونِ صدر کو)

جاننا چاہئے کہ امام اور مقتدیاں محض الفاظِ عربیہ مذکورہ کہیں پس اس مقام پر اور دوسرے مقاموں پر جو عربی کا ترجمہ لکھا گیا ہے فقط اربابِ مطالعہ کے مضمون سمجھنے کے واسطے لکھا گیا ہے۔

اور وتر کے اول امام اور مقتدیاں حسبِ تقلیدِ بزرگانِ دین پسخوردہ کر کے پی ویں اور کچھ شیرینی پر حضرات خاتمین علیہما الصلوات والتحیات کی نیاز کر کے

بعد تسبیح آپس میں تقسیم کرلیں۔ اگر مرشد یا کسی فقیر گروہِ مبارک مہدی علیہ السلام کے ساتھ دوگانہ میسر ہو تو خود پیر و مرشد یا فقیر کی خدمت میں اسی نیت سے وہ شیرینی اللہ تعالی دیا ہے کہہ کے گذاریں۔ دوگانۂ لیلۃُ القدر کی پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر پڑھے۔ مذکورہ دعائیں یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنَا مِسْكِيْنًا وَّ اَمِتْنَا مِسْكِيْنًا وَّ احْشُرْنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنَ بِفَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(یا اللہ زندہ رکھ تو ہم کو مسکین بنا کر اور فوت کر تو ہم کو مسکین بنا کر اور قیامت کے دن ہمارا حشر مسکینوں کے زمرے میں کر۔ تیرے فضل و کرم کے طفیل سے، اے زیادہ کرم کرنے والے بڑے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے، اے زیادہ رحم کرنے والے بڑے رحیموں سے)

اَللّٰهُمَّ صَغِّرِ الدُّنْيَا بِاَعْيُنِنَا وَ عَظِّمْ جَلَالَكَ فِيْ قُلُوْبِنَا وَ وَفِّقْنَا لِمَرْضَاتِكَ وَ ثَبِّتْنَا عَلٰى دِيْنِكَ وَ طَاعَتِكَ وَ مُحَبَّتِكَ وَ شَوْقِكَ وَ عِشْقِكَ بِفَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(یا اللہ بہت چھوٹی اور حقیر کر کے بتا دنیا کو ہماری نظروں میں اور بہت بڑی کر کے بتا تیری بزرگی اور جلال کو ہمارے دلوں میں اور تیری رضامندی کی اور خوشنودی کی توفیق عطا فرما ہم کو اور ثابت رکھ ہم کو تیرے دین پر اور تیری محبت پر اور تیرے شوق پر اور

تیرے عشق پر، تیرے فضل وکرم کے طفیل سے اے زیادہ کرم کرنے والے بڑے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ رحم کرنے والے بڑے رحیموں سے)

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّاوَّ ارْزُقْنَا اتِّبَاعَهٗ وَ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّ ارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ بِفَضْلِکَ وَ کَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(یا اللہ دکھا تو ہم کو حق کو حق کر کے اور اس کی اتباع ہم کو روزی کر، اور دکھا تو ہم کو باطل کو باطل کر کے اور روزی فرما تو ہم کو اس سے بچنا تیرے فضل وکرم کے طفیل سے، اے زیادہ کرم کرنے والے بڑے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ رحم کرنے واے بڑے رحیموں سے)

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(اے ہمارے پروردگار دے ہم کو دنیا میں اور آخرت میں خوبی اور نعمت اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے)

یہ آیت پارہ سیقول کے نویں رکوع اور سورۂ بقرۃ کے پچیسویں رکوع میں ہے
۔

رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْ نَا رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَاطَاقَةَ لَنَا بِهٖ

وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ

(اے ہمارے پروردگار نہ پکڑ ہم کو اگر بھولیں یا چوکیں، اے رب ہمارے نہ رکھ ہم پر بھاری بوجھ جیسا کہ رکھا تھا ہم سے اگلوں پر، اے رب ہمارے نہ اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ جس کی طاقت ہم کو نہیں، اور درگذر ہم سے اور بخشش دے ہم کو اور رحم کر ہم پر، تو ہی ہمارا مالک اور خداوند ہے، تو ہی مدد کر ہماری اور غلبہ دے ہمارا کافروں کی قوم پر)

یہ آیت پارہ تلک الرسل کے آٹھویں رکوع اور آخر سورۂ بقرہ کے چالیسویں رکوع میں ہے۔

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْعَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَاوَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَاتُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَاتُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

(اے ہمارے پروردگار بے شک ہم نے سنا کہ ایک پکارنے والا پکارتا ہے۔ باآوازِ بلند ایمان لانے کو کہ ایمان لاؤ اپنے رب پر سو ہم ایمان لائے اے رب ہمارے اب بخش دے ہم کو ہمارے گناہ اور اتار دے ہماری برائیاں اور فوت دے ہم کو نیکوں کے ساتھ اے ہمارے پروردگار اور دے ہم کو جو کچھ وعدہ دیا تو نے اپنے رسولوں کے ہاتھ اور رسوا نہ کر ہم کو قیامت کے دن تحقیق تو خلاف نہیں کرتا اپنا وعدہ)

یہ دو آیتیں پارہ لن تنالوا کے گیارھویں رکوع اور سورۂ آل عمران کے آخر میں ہیں۔

رَبَّنَا لَاتُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَاِذْهَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

(اے ہمارے رب دل نہ پھیر، جب ہم کو ہدایت دے چکا اور عطا کر اپنے پاس کے ہم کو رحمت اور نعمت، بے شک تو ہی ہے سب کچھ دینے والا ہے)

جاننا چاہیئے کہ **انک انت الوھاب** کو تین بار کہے، نہایت عجز وانکساری اورنہایت خشوع وخضوع کے ساتھ

اور یہ آیت پارۂ تلک الرسل کے نویں رکوع اور سورۂ ال عمران کے پہلے رکوع میں ہے

مذکورہ دعائیں پڑھے بعد سجدے میں جا کر جو کچھ دعائیں کہ دوگانہ تحتیہ الوضو کے سجدے میں پڑھتے ہیں پڑھ لیویں، اور نشان (۱) سے نشان (۸) تک اور جو دعائیں کہ لکھی گئی ہیں، وہ بھی پڑھے اور جو کچھ اپنے معروضات ہیں عرض کر لیوے۔

نمازِ قصر

جاننا چاہیئے کہ جب کوئی شخص اپنے اصلی وطن کو چھوڑ کر تخمیناً تیس کوس کا سفر اختیار کرے اس طور پر کہ پانچ نمازیں ہر منزل پر ادا ہوں، ریل گاڑی اور دریا کے سفر کے مسائل کی گنجائش اس مختصر میں نہیں ہے۔ تب خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے نماز کی آسانی یوں کرتا ہے کہ جو فرض نماز میں چار

رکعتیں ہیں ان میں سے دو رکعتیں معاف فرمادیا۔ اگر کوئی سفر میں یہ نمازیں پوری پڑھی، تو اللہ تعالیٰ کی بخشش سے بے پروائی ہوکر خدائے تعالےٰ کے انعام سے روگردانی ہونے کے سبب سے گنہ گار ہوتا ہے اور دو رکعت اور تین رکعت کی فرض نمازیں اپنی حالتِ قدیم پر ہیں اور سنتیں اور واجب وغیرہ بھی پوری پوری ادا کرنا ضرور ہے۔

اب ایک نماز کی نیت لکھی جاتی ہے اسی طور پر دوسری نمازوں کی نیت کریں۔

ظہر کی فرض نماز کی نیت مسافر کی یہ ہے

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ صَلٰوةِ الظُّهْرِ فَرْضُ اللّٰهِ تَعَالٰی اَدَّيْتُ بِقَصْرِ الرَّكْعَتَيْنِ فَرْضَ هٰذَا الْوَقْتِ اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں چار رکعتیں ظہر کی اس وقت کے فرض خدائے تعالیٰ کی دو رکعتوں کے کم کرنے سے ادا کرتا ہوں اس امام کی اقتداء کرتا ہوں کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوکر اللہ تعالےٰ بہت بزرگ ہے)

اگر مسافر شخص کا امام مقیم ہو تو یہ مسافر بھی قصر نہ پڑھے، بلکہ مقیم کے طور پر چار ہی رکعتوں کی نیت کر کے پوری چار رکعتیں پڑھ لیوے۔ اگر مقیم مسافر امام کا مقتدی چہارگانی نماز میں ہو تو نیت تو اپنی کر لیوے اور امام دو رکعت

پڑھ کے قعدے میں بیٹھے تو التحیات پڑھ کر ذکر میں مشغول رہے۔ جب کہ امام سلام پھیرے، خود اٹھ کر باقی کی دو رکعتیں پڑھ کے نماز حسبِ دستور پوری کرے۔

جاننا چاہئے کہ اگر احیاناً فجر کی نماز قضا ہو کر اسی روز سوا پہر دن چڑھنے کے اول قضا کو ادا کرے تو فرض اور سنت دونوں نمازوں کی قضا گذار دے، اور دوسرے فرض نمازوں کی اور نمازِ وتر کی بھی قضا گذارے۔ اگر اس کے بعد ادا کرنے کا اتفاق ہو تو محض فرض نماز کی قضا گذارے۔ سنتوں کی قضا لازم نہیں آتی۔ عمداً جو شخص بے عذر نماز کو قضا کرے تو وہ مستوجبِ زجر ہوتا ہے اور نیت قضا میں محض لفظ (ادیت قضاء) زیادہ کرے۔ باقی الفاظ حسبِ معمول کہے۔ چنانچہ ایک نماز کی نیت ذیل میں لکھی جاتی ہے اسی طور پر دوسری نمازوں کی پھر نیت کرے۔

فجر کی فرض نماز کی قضا کی نیت یہ ہے

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَرْضُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَدَّیْتُ قَضَآءً مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالیٰ کے واسطے دو رکعت نمازِ فجر کی فرض ادا کرتا ہوں قضا کے طور پر متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی رخ کی طرف۔ اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

نمازِ قضاءِ عمری کی ادائی اور اس کے طریقہ وغیرہ کا بیان

جاننا چاہئے کہ نمازِ قضاءِ عمری کے پڑھنے کے دو طریقے ہیں:

ایک یہ کہ پانچوں فرض نمازوں اور نمازِ وتر کی قضا اپنی فرصت کے اوقات کے لحاظ سے کسی ایک نماز کے وقت پر گذارتے ہیں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہر ایک نماز کی قضا اسی نماز کے وقت پر مع وتر گذارتے ہیں۔ بعض بزرگان اول فرضِ وقتی گذار کر قضاءِ عمری گذارتے ہیں مگر نمازِ عصر اور نمازِ فجر کے اول قضاء گذارتے ہیں اور بعض بزرگان اول نمازِ قضاءِ عمری گذار کر بعد نمازِ فرض وقتی ادا کرتے ہیں۔

مگر یہ بزرگان بھی نمازِ مغرب قضا کو گذارتے ہیں بہر حال جس طور پر شروع کریں اخیر تک ویسے ہی گذارتے ہیں اور یہ بھی معلوم رہے کہ نمازِ قضاءِ عمری شروع کئے بعد نمازِ وقتی کو حتی الامکان قضاء نہ ہونے دے اگر حیاناً کبھی قضاء ہو جاوے تو اسی ہی دن اس کی قضاء بھی گذار لیوے۔ فقط

جاننا چاہئے کہ جب کوئی شخص اپنی تمام عمر میں قضا ہو چکی سو نمازوں کی قضا پڑھنا چاہے تو اس کی نیت یوں کرے۔

فجر کی فرض نماز کی عمر قضاء کی نیت

نَوَیۡتُ اَنۡ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکۡعَتَینِ صَلٰوۃِ الۡفَجۡرِ فَرۡضُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَدَّیۡتُ صَلٰوۃَ تَکۡفِیۡرَاتِ التَّقۡصِیۡرَاتِ عَنۡ ذِمَّتِیۡ مَا قَضٰی عُمۡرِیۡ وَ مَافَاتَ مِنِّیۡ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الۡکَعۡبَةِ الشَّرِیۡفَةِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ نماز پڑھوں اللہ تعالے کے واسطے دو رکعتیں فجر کی اللہ تعالے کے فرض نماز کی ادا کرتا ہوں اس نماز کو جو میرے ذمہ پر ان تقصیرات کا کفارہ ہے وہ نماز جو میری عمر میں قضا ہو کر مجھ سے فوت ہو چکی ہے۔ کعبۂ شریف کی طرف متوجہ ہو کر۔ اللہ تعالی بہت بزرگ ہے)

اسی طور سے دوسری فرض نمازوں کی اور وتر کی بھی نیت کرے۔

اور سجدۂ تلاوت کا طریقہ یہ ہے کہ قرآنِ مجید میں کوئی سجدے کی آیت پڑھے یا خود کسی کے منہ سے سنے یا لکھی ہوئی دیکھے تو یوں نیت کرے۔

سجدۂ تلاوت کی نیت یہ ہے

نَوَیۡتُ اَنۡ اَسۡجُدَ لِلّٰہِ تَعَالٰی سَجۡدَةَ التِّلَاوَةِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ الۡکَعۡبَةِ الشَّرِیۡفَةِ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ سجدہ کروں اللہ کے واسطے تلاوت قرآن شریف کے سجدے کرنے کے لئے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کے رخ پر اللہ تعالی بہت بزرگ ہے)

بغیر ہاتھ اٹھانے کے کھڑے ہو کر اللہ اکبر بعد نیت مذکورہ کے کہہ کے سجدے

میں جا کر سبحان رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی (تنزیہ سزاوار ہے میرے پروردگار کو جو بہت بلند درجے والا ہے۔) تین بار کہہ کے یہ دعا پڑھے۔

اَنَا اَسۡجُدُ لِتِلَاوَةِ الۡقُرۡاٰنِ وَ اٰمَنۡتُ بِالۡقُرۡاٰنِ فَاغۡفِرۡلِیۡ یَا رَحۡمٰنُ اَنۡتَ السُّبۡحَانُ اَنۡتَ السُّبۡحَانُ اَنۡتَ السُّبۡحَانُ اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡ تِلَاوَتِیۡ عَلٰی قُرۡاٰنِکَ مُوۡجِباً لِّشَفَاعَتِیۡ فِیۡ یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ یَارَحۡمٰنُ یَارَحۡمٰنُ یَارَحۡمٰنُ اَنۡتَ السُّبۡحَانُ اَنۡتَ السُّبۡحَانُ اَنۡتَ السُّبۡحَانُ

(میں سجدہ کرتا ہوں تلاوتِ قرآن کا اور ایمان لایا ہوں قرآن شریف پر، سو بخش دے مجھے اے نہایت رحم والے تو ہی سبحان ہے، تو ہی سبحان ہے، تو ہی سبحان ہے۔ یا اللہ کر دے میری تلاوت کو جو تیرے قرآنِ مجید پر ہے۔ میری شفاعت کا سبب، قیامت کے دن اے نہایت رحمت والے، اے نہایت رحمت والے، اے نہایت رحمت والے، تو ہی سبحان ہے، تو ہی سبحان ہے، تو ہی سزاوار ہے تنزیہ کے لئے)

باب ٦

بیان جنازہ وغیرہ مراتب اور بعض امور متعلقہ

جب کوئی مصدق مومن کا وقت اخیر آپہونچے تو اس کے پاس بیٹھنے والوں کو ضرور ہے کہ رونا اور واویلا کرنے سے پرہیز کریں اور ذکر الٰہی میں مصروف رہیں اور اس کی خیریت خاتمہ کے واسطہ بَدِل دعا کرتے رہیں۔ جب کہ انتقال ہوجاوے تو میت کی آنکھوں پر انگلیاں آہستہ رکھ کے آنکھوں کو بند کرنا اور میت کو ڈھاٹا باندھنا کہ منہ میت کا کھلا نہ رہے۔ اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے بھی باندھیں، تاکہ پاؤں پھیل نہ جاوے۔ اور غسل وکفن وغیرہ کی تجویز حتی الامکان جلد کرے۔ مگر اسبابِ غسل وکفن پیش از پیش منگوا کے رکھنا بہت بہتر بات ہے۔

جاننا چاہیئے کہ میت مرد ہو یا عورت تو اس کے کفن کو جو ذیل میں لکھا جاتا ہے وہ کپڑا لینا، اور یہ بھی معلوم رہے کہ کپڑے کا اندازہ میانہ قد والے کے لحاظ سے ہے۔ اگر دراز قد یا بالکل کوتاہ قد ہو تو اس وقت کے اندازے کے موافق عمل کرے اور مرد اور عورت پر سچوالی کا کپڑا ہر شخص کے مقدور پر منحصر ہے

۔اس لئے اس کا اندازہ اس میں شریک نہیں ہے۔ اور اگر عورت حُرّہ ہو تو اس کے جنازہ پر پنجری باندھ کر، سہاگن ہو تو رنگین، اگر بیوہ ہو تو سفید پارچہ مقدور کے موافق اس پر اڑایا کرتے ہیں۔ اطلاعًا ایماء کی گئی ہے۔ مرد کے واسطے کورا کپڑا انیس ہاتھ، تین لنگیاں بارہ ہاتھ طول کے، ہر ایک لنگ چار ہاتھ کی اور تین رومال تین ہاتھ کی۔ ہر ایک رومال ایک ہاتھ کا، گرد پوش جو بورئے یا حصیر پر بچھاتے ہیں چار ہاتھ کا۔ جملہ انیس ہاتھ کا ہوا اور دھویا ہوا کپڑا ساڑھے دس ہاتھ، ازار تین ہاتھ کے، موٹ جس پر میت کو سلاتے ہیں ساڑھے سات ہاتھ کی اور ململ چھ ہاتھ، پیرہن چھ ہاتھ کی، سوا ہاتھ عرض باقی رکھ کے۔

پھر عرض میں بچا ہوا کپڑا نکال کر ایک بالشت عرض کے دستار کے واسطے نکال لینا۔ کل کپڑا مرد کے کفن ساڑھے پینتیس ہاتھ چاہیئے اگر مرد کتخدا ہو تو اس کپڑے کے علاوہ اس کی زوجہ کے واسطے چھبیس ہاتھ کپڑا ہونا، یعنی سفید کپڑا شستہ تہبند کا بارہ ہاتھ کا اور چادر بارہ ہاتھ، ململ کا ڈوپٹہ گیارہ ہاتھ، چولی کے واسطے ایک ہاتھ ، تو صاحبِ زوجہ کو کل کپڑا ساڑے اکھتر ہاتھ چاہیئے۔

اگر میت عورت ہو تو پارچۂ ستاویس ہاتھ فی لنگ نو ہاتھ کے حساب سے اور موٹ ساڑھے سات ہاتھ ازار تین ہاتھ، ململ کی دامنی سات ہاتھ، سینہ بند دو ہاتھ طول اور پون ہاتھ عرض پیرہن چھ ہاتھ کل کپڑا عورت کے واسطے چھپن ہاتھ چاہیئے۔

اور یہ بھی معلوم رہے کہ عورت کی گل دامنی میں بھی سہرے کے موافق پھول کی کلیاں ٹاکا چاہئے۔ پارچہ کے سوائے ایک بوریا یا حصیر، عبیر یا عطر یا خوشبودار تیل، پھول، سرمہ، مٹی کا ایک گھڑا، ایک بھانجر، لوٹے دو، صحنک دو، لنگیاں اور رومالاں، اور بوریا اول ہی دھو لینا۔ میت کو نہلانے کا تختہ شمال اور جنوب رکھ کے اس پر میت کا سر شمال کی طرف کر کے تختہ پر اتارنا اور ایک پلنگ بچھانا اس پر اول بوریا یا حصیر بچھا کر اس پر گردپوش بچھانا اور میت کی کمر کے اندازے پر گردپوش پر ایک چندی کمر بند کی آڑی رکھنا۔ اس پر موٹ بچھانا۔ اس پر پیرہن کے نیچے کا کپڑا میت کی سرین کے نیچے آئے ویسے اندازے سے بچھانا اور باقی پیرہن کا کپڑا سر کے اندازے پر سر اترے موافق چاک کرے۔ باقی کا کپڑا اچن کر وہاں ہی رکھ دینا۔ اگر میت کو پیچش وغیرہ کی بیماری سے نیچے کی طرف کچھ ریزش نکلتی ہو تو اس کے اندازے سے موٹ کے کپڑے پر ضرورت کے موافق روئی کا گالہ رکھنا تا کہ کفن کو داغ نہ لگے۔ اور ازار اور دستار کا کپڑا الگ رکھنا اور پانی کو بھانجر میں بھر کے زیادہ گرم کر کے گھڑے میں ٹھنڈا پانی رکھ کے گرم پانی سے ملا کر نیم گرم پانی کر لینا۔ پھر میت کو تختے پر اتار کر جسم پر کی شب خوابی وغیرہ یا عورت کی چولی وغیرہ کی آستینوں کو چاک کر کے الگ نہایت آہستگی سے نکالنا۔ پھر ایک لنگ لے کر ناف سے گڑگوں کے نیچے تک دوہری اور زانو سے پاؤں کے ٹخنوں تک اکھیری اڑا کر جسم پر کی ازار وغیرہ بہت آہستگی سے نکالنا۔ پھر نہلانے والے صاحب وضو کر کے مٹی کے ڈھیلوں سے جسم کی نجاست، اندامِ نہانی کی پاک کرنا

۔اگر پیچش وغیرہ بیماریوں سے کچھ زخم ہو تو چندی سے بہت آہستگی سے پاک کرنا۔ پھر نہلانے والے اپنے ہاتھ کو مٹی اور پانی سے دھو کر اپنے بائیں ہاتھ پر ایک رومال باندھنا۔ پہلا رومال بائیں ہاتھ کو باندھے بعد میت کی سیدھی ران کے اوپر سے پاؤں سے پنجے تک دھونا، پھر بائیں ران کے اوپر سے پنجے تک دھونا، سیدھی طرف سرین کے اوپر سے شرم گاہ کو باقی رکھ کر ران کے نیچے سے پاؤں کی ایڑی تک دھونا، پھر بائیں طرف ویسا ہی دھونا۔ پھر پیشاب کی جائے دھو کر آبدست شرم گاہ کا لیتے ہی رومال ہاتھ سے کھول دینا ۔تا کہ وہ رومال دوسری جائے نہ لگے۔ پھر رومال کھول کر ہاتھ کو مٹی اور پانی سے دھونا۔ پھر لنگ بھی دوسری اڑا کر پہلے کی لنگ نکالنا، پھر دوسرا رومال سیدھے ہاتھ کو باندھنا اور سر کے اوپر سے سیدھی طرف آدھی پیشانی اور گردن اور ہاتھ اور چھاتی اور شکم ناف تک اوپر دھونا اور ایک شخص بائیں طرف رہ کر میت کے سیدھے مونڈھے کے نیچے، اور بائیں مونڈھے کے اوپر ہاتھ دے کر اٹھانا اور نہلانے والا میت کے سر سے سیدھے مونڈھے کے نیچے سے سرین تک دھونا اور پانی ڈالنے والا نہلانے والے کا ہاتھ جدھر جدھر پھرے اس پر پانی پہنچے جیسا پانی ڈالنا اور ایسے ہی بائیں طرف کے سر سے سرین تک دھونا۔ پھر سیدھے پاؤں کو ناف کے اوپر سے پاؤں کے پنجے تک اور نیچے سرین سے ایڑی تک دھونا اور ایسا ہی بائیں طرف دھونا۔ پھر دوسرا رومال بھی کھول کر ہاتھ بدستور دھو کر وضو کرنے والا قبلہ رو بیٹھ کر میت کو وضو کروانا اور بعد وضو کی، غسل کی نیت پڑھتے ہوئے میت کے سیدھے مونڈھے سے

سیدھے پاؤں کے پنجے تک دو بار اور بائیں طرف کے مونڈھے سے بائیں پاؤں کے پنجے کو دو بار اور سر سے دونوں پاؤں تک دو بار پانی بہانا، پھر تیسرے رومال سے میت کا تمام جسم خشک کرنا اور تیسری لنگ اڑا کر دوسری لنگ نکال دینا۔ پھر میت کو تختے پر دو شخص ایک میت کے دونوں شانوں کو نیچے سے ہاتھ دے کر میت کا سر اپنے دونوں ہاتھوں پر لینا اور دوسرا شخص میت کے دونوں پاؤں پکڑ کے پلنگ پر لٹانا پھر اِزار اڑا کر لنگ نکالنا اور ازار کے کپڑے کو جو پائیں کی طرف تخمیناً بالشت سے کچھ زیادہ برابر وسط میں سے چاک کرتے ہیں۔ پاؤں کے ٹخنوں کے کچھ اوپر سے ایک انگلی کی کچھ لگی ہوئی چندی پھاڑ کر ان دونوں چیریوں کو دونوں ٹخنوں کے اوپر سے ازار پر لپیٹ دینا ۔پھر پیرہن کے چاک سے میت کا سر باہر کر کے پیرہن کو پاؤں تک کھینچ دینا پھر دستار باندھنا اور اخیر پیچ میں پھولوں کی کلیاں سہرے کے موافق ٹانکنا۔ پھر پاک دو چندیوں کی بتیاں شمار چار انگل کی بنا کر اس کو عطر یا خوش بودار روغن سے نصف تر کر کے سرمہ میں اس کو پھیر کر میت کی سیدھی آنکھ کی دونوں پلکوں کو کھول کر سرمہ کی بتی آنکھ کے حدقے پر رکھ کر پلکوں کو بند کر کے بتی کھینچ لینا۔ ایسا ہی بائیں آنکھ میں بھی سرمہ لگانا۔ مگر احتیاط رہے کہ سرمہ کہیں آنکھ کے اوپر یا رخساروں پر یا بینی وغیرہ پر نہ لگے اور میت کے سینے پر عبیر اور پھول رکھ کے عطر چھڑک کے اور میت کی پیشانی اور ناک، آنکھ، رخساروں کو عطر یا خوش بودار تیل لگاوے اور موٹ کا کپڑا میت کی سیدھی طرف سے اول اڑا کر اس پر سے بائیں طرف کی موٹ کا کپڑا اڑا دے اور سر کے اوپر سے موٹ کا

بند باندھے اور کمر کے پاس کا بند بھی باندھے، اور پاؤں کے نیچے بھی باندھے۔ پھر پلنگ کو رکھ کے مصلیاں قبلے کی طرف منہ کر کے اپنے اور قبلے کے درمیان جنازے کو لے کر نمازِ جنازہ پڑھیں اور میت کا سر شمال کی طرف اور منہ قبلے کی طرف مائل رہے اور قبر میں بھی میت کو ایسا ہی رکھے۔ بعد میت کا منہ حاضرین اور محرم مستورات کو میت مرد ہو تو بتانا۔ اگر میت عورت کی ہو تو محرم مردوں اور عورتوں کو منہ بتا کر چار پایوں کو پلنگ کے چار شخص اٹھا کر مقبرہ تک آہستہ لے جا کر میت کی قبر کے پاس پلنگ اتار کے قبر میں دو شخص ایک سراہنے اور دوسرا پائیں اترے بعد موٹ کے سرہانے کا کپڑا ایک شخص اور موٹ کے پائین کے کپڑے کو دوسرا پکڑ کے اٹھاوے اور میت کی کمر کے نیچے گرد پوش مذکور کا پٹکا دے کر ایک شخص ایک طرف پلو پکڑے اور دوسرا پلو قبر کی دوسری جانب کو جو شخص ہو وہ پکڑے۔ پھر میت کو پلنگ پر سے یوں اٹھاوے۔ پھر میت کے سر کے طرف کے کپڑے کو قبر کے اندر سرہانے کھڑا سو شخص کے ہاتھ میں دیوے اور پائین کے کپڑے کو قبر کی پائین میں کھڑا سو شخص کو دے کر میت کو قبر میں اتارے۔

جب کہ میت قبر کی زمین کے قریب پہنچے قبر کی اوپر کی ایک جانب کا شخص پٹکے کا پلو چھوڑ دیوے اور دوسری طرف کا شخص پٹکے کو باہر کھینچ لیوے اور قبر میں سے ایک شخص باہر آجاوے اور دوسرا شخص موٹ کے سرہانے کا بند کھول دیوے اور موٹ کا کپڑا کھول کے میت کا منہ خود بھی دیکھے اور حاضرین بھی دیکھیں۔ موٹ کے کپڑے میں میت کا منہ ڈھانپ دیوے۔ پھر پیچھے ہٹ کر

موٹ کے پائین کا بند بھی کھول دیوے۔اور کمر کا بند باقی رکھے پھر مشتِ خاک دیوے پھر اوپر سے ٹوکرے میں مٹی بھر کر قبر کے اندر والے شخص کو وہ ٹوکرا دیوے۔وہ شخص میت کی ہر دو بازوؤں سے مٹی بھر کر میت کے اوپر ایسی مٹی کا باریک غلاف کرے کہ محض کفن پوشیدہ ہو۔اگر میت عورت کی ہوتو اول میت پر غلاف کر کے بعد مشتِ خاک دیوے اور بعض خاندان کے بزرگ لوگ غلاف کرنے کے اول ہی عورت کو مشتِ خاک دیتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ در بینولا بعض حضرات جو عورتوں کو بھی مشتِ خاک غلاف کے آگے دینے والوں میں سے ہیں،قبر پر چادر میت نظر نہیں آئیں ویسا اڑا کر چادر کے اندر ہاتھ کر کے مشتِ خاک دے کر غلاف کرتے ہیں۔یہ نیا طریقہ ہونے سے اطلاعاً ایماء کی گئی ہے اور مؤلف کے خاندان کے بزرگان،عورت کو بعد غلاف کے مشتِ خاک قدامت سے دیتے چلے آتے ہیں،اور اب بھی ہمارا عمل ویسا ہی ہے۔

پھر اندر والا شخص باہر نکل آوے۔اگر میت عورت ہوتو قبر میں اترنے والا شخص محرمات سے ہونا چاہئے۔پھر قبر کو مٹی سے بھر کر ہموار کئے تک سب لوگ بیٹھے رہنا سنت ہے۔جب کہ قبر بھر کر ہموار ہوجائے تب اس پر پانی یا مٹی سے حسبِ تقلید مہر کر کے حسبِ سندِ زیارت کر کے جمع فاتحہ سے فارغ ہوے بعد خدائے تعالی کے نام پر کچھ تقسیم کرے اور اس کا ثواب اس میت کو بخشے اور میت کی نیت سے شکر یا شربت بھی تقسیم کئے بعد ہر شخص اپنے مکان کو جاوے پھر اولیائے میت کے مکان پر جا کر معذرت کرے اور قرابت دار یا مرشد اس

روز اولیائے میت کو کھانا کھلا ویں۔فقط

حدیثِ شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی مومن کے جنازے کو اٹھا کر لے چلے، اس کے ہر ہر قدم پر اللہ تعالی نے اٹھانے والے کے گناہِ کبیرہ کو بخشا ہے اور حدیثِ شریف میں آیا ہے کہ نمازِ جنازہ میں تین صف ہو کر کھڑے رہنے سے میت کی مغفرت ہوتی ہے۔

جاننا چاہئے کہ مضمونِ حدیث پر ہمارا ایمان ہے۔چنانچہ اگر اتفاقاً محض چھ شخص ہی نمازِ جنازہ پر حاضر رہیں تو اسی حدیث کے لحاظ سے بعض بزرگ لوگ پہلی صف میں تین اور دوسری صف میں دو شخص اور تیسری صف میں ایک شخص کھڑا رہے۔

اگر احیاناً اس تعداد سے بھی کم لوگ ہوں تو ایک صف ہوتو بھی مضائقہ نہیں ۔کیوں کہ حدیث شریف میں نہیں وارد ہے کہ کم ہوں تو مغفرت نہیں ہوتی۔اور میت کا کفن چاک کرنے والے باوضو رہے اور چاک کرتے وقت یہ آیت پڑھیں۔

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَالتَّوَّابُ الرَّحِيْمِ

(پھر سیکھ لئے آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے چند باتیں پھر خدائے تعالی مہربان ہوا آدم علیہ السلام پر بے شک وہی اللہ تعالی معاف کرنے والا ہے گناہوں کا اور بڑا مہربان ہے) یہ آیت پارۂ الم کے سورۂ بقرۃ کے چوتھے رکوع میں ہے

میت کو غسل دینے کی نیت یہ ہے

نَوَيْتُ اَنْ اَغْتَسَلَ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ مِنْ اَرْبَابِ الطَّرِيْقَةِ تَطْهِيْرِ النَّفْسِ مِنْ اَعْمَالِ الدُّنْيَا وَ مِنْ خُرُوْجِ الدُّنْيَا تَقَرُّبًا اِلٰى لِقَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاغْفِرْ عَبْدَكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ

(میں نیت کرتا ہوں میت کو غسل دوں اربابِ طریقت کے طور پر نفس کے پاک کرنے کے واسطے جو دنیا کے عملوں سے اور دنیا سے نکلنے کے سبب سے لاحق ہوئے ہوں ۔خدائے تعالیٰ کے دیدار کی نزدیکی چاہنے کے لئے اور قربت حاصل کرنے کے لئے پس بخش دے تیرے بندے کو۔ یا اللہ یا اللہ یا اللہ)

میت کو پگڑی باندھتے وقت یہ کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتا ہوں میں نام سے اللہ تعالیٰ کے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے)

اور میت مرد کی ہو تو نمازِ جنازہ کے لئے تکبیر یوں کہے

اَلصَّلٰوةُ اَلصَّلٰوةُ اَلصَّلٰوةُ بِهٰذَ الْمَيِّتِ اَلصَّلٰوةُ

اگر جنازہ عورت کا ہو تو لفظ (المیت) کے عوض لفظ (اَلْمَيِّتَةِ) کہے اور باقی الفاظ وہی کہے جو اوپر لکھے ہوئے ہیں اور معنی دونوں کا یہی ہے جو اب لکھا جاتا ہے۔

(یہ نماز اور دعا ہے، یہ نماز اور دعا ہے، یہ نماز اور دعا ہے، اسی میت کے واسطے ہے یہی نماز)

نمازِ جنازہ کی نیت یہ ہے

نَوَيْتُ اَنْ اُوَدِّىَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتِ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ هٰذَا فَرْضُ الْكِفَايَةِ الثَّنَاءُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالدُّعَاءُ لِهٰذَا الْمَيِّتِ اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلٰى جِهَةِ الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

(میں نیت کرتا ہوں کہ ادا کروں چار تکبیریں جنازے کی نماز کی یہ فرض کفایہ ہے، اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور اس میت کے واسطے دعا ہے میں اقتدار کرتا ہوں اس امام کی ،منہ کعبہ شریف کی رخ کی طرف کر کے اللہ تعالیٰ بہت بزرگ ہے)

اس تکبیر کے بعد فرضِ عین کے موافق کانوں کو ہاتھ لگاوے اور آسمان کی طرف دیکھ کر ہاتھ باندھ لیوے اور ثنا یوں پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَائُكَ وَ لَا اِلٰهَ غَيْرُكَ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

(تنزیہ سزاوار ہے تجھ کو یا اللہ اور شروع کرتا ہوں میں تیری تعریف کے ساتھ اور زیادہ برکت والا ہے، اور بلند اور پاک ہے اور مبارک ہے اور قائم ہے اور بہت نیکی اور بزرگی والا ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری بزرگی اور تونگری اور عظمت اور جلال اور بزرگ ہے۔ تیری تعریف اور کوئی معبود اور خدائے برحق تیرے سوائے نہیں۔ اے پروردگار بخش دے اور رحم فرما اور تو ہی ہے نہایت رحم والا رحم والوں سے)

پھر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کے یہ درودِ شریف پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَ سَلِّمْ کَمَا صَلَّیْتَ وَ سَلَّمْتَ وَ بَارَکْتَ وَ ارْحَمْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ رَبَّنَا اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

(یا اللہ رحمتِ کاملہ نازل فرما محمد صلعم پر اور محمد صلعم کی آل پر اور سلامتی نازل فرما جیسا کہ تو نے رحمتِ کاملہ اور سلامتی اور برکت نازل فرمائی اور رحم فرمایا اور نیک رحمت کیا اور بخشا اور بہت مہربانی فرمائی ابراہیمؑ پر اور ابراہیمؑ کی آل پر اے پروردگار بے شک تو ہی ہے اور تعریف کیا گیا بزرگوار اور گرامی قدر و منزلت والا)

پھر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کے میت عاقل بالغ مرد ہو یا عورت کی ہو تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا وَ حُرِّنَا وَ عَبْدِنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیَاهٗ عَلَی الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّاهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

(یا اللہ، بخش دے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو اور ہمارے حاضر ہیں سو لوگوں کو اور غائب ہیں سو لوگوں کو اور ہمارے کم عمر والوں کو اور ہماری بڑی عمر والوں اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو اور ہمارے آزاد لوگوں کو اور ہمارے غلام اور باندیوں کو ، یا اللہ، جس کو ہم میں سے تو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو نے ہم سے فوت کرے، تو اس کو ایمان پر فوت کرے تیری رحمت کے طفیل سے، اے زیادہ رحم کرنے والے بڑے رحم کرنے والوں سے)

اگر میت نابالغ لڑکا یا دیوانہ ہو تو یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ فَرَطًا

(یا اللہ گردان تو اس شخص میت کو ہمارے لئے شفاعت کرنے والا قیامت میں اور شفاعت پایا ہوا اور گردان تو اس میت کو ہمارے لئے اجر اور خزانہ اور توشۂ آخرت کا اور موجب پناہ)

اگر میت دخترِ نابالغہ یا دیوانی ہو تو یوں پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً وَّ اجْعَلْهَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ فَرَطًا

(اے اللہ! گردان تو اس دختر کو ہمارے لئے شفاعت کرنے والی قیامت میں اور شفاعت پائی ہوئی اور گردان تو اس دختر کو ہمارے لئے اجر اور خزانہ اور توشۂ آخرت اور موجب پناہ)

یہ پڑھے بعد آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے سر نیچے کر کے اللہ اکبر کہہ کے یہ آیت پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(اے ہمارے پروردگار! دے تو ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا تو ہم کو دوزخ کے عذاب سے)

''یہ آیت پارۂ سیقول کے نویں رکوع اور سورۂ بقرۃ کے پچیسویں رکوع میں ہے''

یہ پڑھے بعد سیدھے طرف اور بائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے مقتدیوں اور فرشتوں کی نیت سے یہ پڑھے:

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ

(سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت تم پر نازل ہووے، اے مقتدیو اور فرشتو سیدھے اور بائیں طرف کے)

اگر آخر کی آیتِ مذکورہ پوری نہ پڑھ سکے تو فقط وقنا عذاب النار پڑھے۔

(بچا تو ہم کو اے پروردگار دوزخ کے عذاب سے) اور قبر میں میت کو اتارتے وقت یہ دعا پڑھے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ وَ عَلٰی مِلَّۃِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ وَ مَهۡدِیِّ مُرَادُ اللّٰہِ

(میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے اور ملت رسول اللہ و مہدیٔ مراد اللہ علیہما السلام پر)

پھر میت کے کفن کے سرہانے کا بند کھول کے میت کا منہ دیکھتے وقت یہ آیت و دعا پڑھے۔

تُوۡلِجُ الَّیۡلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوۡلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیۡلِ ٭ وَ تُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَ تُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ ٭ وَ تَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَیۡرِ

حِسَابٍ ٭ اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمۡنَا اَجۡرَهٗ وَ لَا تُفۡتِنَّا بَعۡدَهٗ

(داخل کرتا ہے تو رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے تو دن کو رات میں اور نکالتا ہے تو زندے کو مردے سے نکالتا ہے تو مردے کو زندے سے اور تو جس کو چاہے روزئی بے شمار دیتا ہے)

جاننا چاہیئے کہ یہ آیت تلک الرسل کے گیارہویں رکوع اور سورۂ آل عمران کے تیسرے رکوع میں ہے اور دعائے مذکور کا ترجمہ یہ ہے:

(یا اللہ! ہم پر حرام مت کر اس کے اجر کو، اور فتنے میں مت ڈال ہم کو اس کے بعد)

پھر پائین کا بند کھول دیوے اور کمر کا بند باقی رکھے۔ قبلے کی طرف پیٹھ کر کے میت کی طرف منہ کر کے مشتِ خاک یوں دیوے۔ پہلے بار ایک مٹھی مٹی لیوے اور یہ پڑھے:

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ

یعنی (تم کو اسی مٹی سے ہم نے پیدا کیا) اس وقت تصور یہ رکھے کہ حق تعالیٰ نے اس میت کو اس خاک سے پیدا کیا ہے۔

پھر وہ مٹی میت کے سینے پر اپنے ہاتھ سے ڈال دیوے۔ دوبارہ پھر ایک مٹھی مٹی لے کر اس ہی آیت کا بقیہ یہ پڑھے:

وَفِیۡهَا نُعِیۡدُكُمۡ

(اور اس مٹی میں بعد مرگ ہم تم کو ڈالتے ہیں) اس وقت یوں تصور کرے کہ اس

میت کو اس خاک میں دفن کیا۔ پھر وہ مٹی بھی بدستور میت کے سینے پر ڈال دیوے۔ پھر سہ بارہ ایک مٹھی مٹی لے کر یہ پڑھے:

وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

(اور اس مٹی سے قیامت کے دن تم کو دوبارہ ہم نکال کھڑا کریں گے) تب یوں تصور کرے کہ اس میت کو خدائے تعالیٰ نے اسی خاک سے اٹھاوے گا" کہہ کے وہ مٹی بھی بدستور میت کے سینے پر ڈال دیوے۔

جاننا چاہئے کہ یہ تینوں جملے مسلسل ایک آیت کے ہیں اور آیتِ مذکورہ قال الم اقل لک کے بارہویں رکوع اور سورۂ طٰہٰ کے تیسرے رکوع میں ہے اور پھر باریک غلاف مٹی کا میت پر کرنا تب یہ آیت پڑھنا۔

اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ

(بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے کا اور لوگوں کے ساتھ احسان کرنے کا حکم دیتا ہے) یہ آیت پارۂ ربما کے انیسویں رکوع اور سورۂ نحل کے تیرہویں رکوع میں ہے۔

پھر قبر پر مہر کرتے وقت یہ آیت پڑھے:

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبَادِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ

(اے جان آرام لینے والی پھر چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی، وہ تجھ سے

راضی، پھر جا مل میرے خاص بندوں میں اور داخل ہو میری بہشت میں)
یہ آیت پارۂ عم کے چودھویں رکوع اور سورۂ فجر کے اخیر میں ہے۔

جاننا چاہئے کہ مشتِ خاک دئے بعد قبر بھر کے ہموار کیئے تک سب ہمراہی والے بیٹھ جانا سنت ہے اور قبر تیار ہوئی بعد قبر پر پھول یا سبزہ اتار کر زیارت یوں کرنا۔

فاتحہ بارواح پاک مرحوم مغفور فلاں مصدق کہہ کے دونوں ہاتھ اٹھا کے سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص تین بار اور ذیل میں لکھا جاتا ہے سو درود شریف ایک بار پڑھ کر اس کا ثواب اس میت کے نام پر بخشنا۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِيْنِ وَ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدِيْنِ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ عَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ وَ عَلٰى كُلِّ مَلَكٍ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اس کا ترجمہ تراویح کے چوتھے دوگانے کے ذکر میں مع درود شریف مذکور موجود ہے مطالعہ فرمالیں۔ پھر جمع فاتحہ حظیرہ کے دروازے کے پاس کھڑے رہ کر پڑھ کے اس کا ثواب صاحبِ حظیرہ اور کل ارواح کو بخشے۔

جاننا چاہئے کہ جمع فاتحہ پڑھتے سو وقت اول صاحب حظیرہ کا نام لیوے بعدہ دوسرے ارواح کے نام اس طور پر لیوے:

فاتحہ بارواحِ پاک مغفور مبرور فلاں بزرگ و جمیع ارواحِ پاکِ بزرگانِ مردان

اور زنان اور جمیع اہلِ بیت مردان وزنان وارواح پاکِ جمیع مومنین و مومنات و مسلمین ومسلمات کہہ کے سورۂ فاتحہ وسورۂ اخلاص اور درود شریف حسبِ سند پڑھے۔

ہر چند کہ صاحبِ حظیرہ بزرگِ واحد ہیں ان کے لئے لفظ (ارواح) جو صیغۂ جمع ہے اس جائے پر جولکھا گیا ہے بہ نیتِ تعظیم وادب لایا گیا ہے۔

چنانچہ خدائے تعالیٰ کی ذاتِ پاک وحدہ لاشریک لہ ہے۔قرآنِ مجید میں متعدد مقامات میں اپنے تئیں لفظِ (نحن) سے جو ضمیرِ جمع متکلم ہے، یاد فرمایا ہے، یہی عینِ بلاغت وآداب ہے۔

جاننا چاہئے کہ اداءِ بعض حقوق والدین اور دیگر احباب کی مغفرت کی خواہش ہو تو اول سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور سورۂ قدر اور سورۂ کوثر ایک ایک بار پڑھے، پھر سورۂ اخلاص گیارہ بار اور درود شریف ذیل ایک بار پڑھ کے عرض کرے۔ ''اے بارِ خدایا! اس ختم کو بطفیلِ خاتمین علیہما السلام قبول فرما کے اس کا ثواب بھی خاتمین علیہم السلام اور کل ارواح مقدسہ کو پہنچا کر فلاں کی روح کو پہنچادے''۔

تو قوی امید ہے کہ خدائے تعالے اس کا ثواب ان کو پہنچا کے اگر نیک ہیں تو ان کے درجوں کو بلند کرے گا اور اگر گناہ گار ہوں تو ان کے گناہوں کا کفارہ فرمادے گا اور ان کی قبروں کو نور سے بھرپور کردیتا ہے اور ہر ایک اہلِ قبر کے اعمال نامے میں ہزاروں نیکیاں داخل فرماتا ہے اور ان کے اعمال ناموں

میں سے ہزاروں گناہوں کو محو فرماتا ہے اور ان ارداحواں سے قیامت تک عذاب اٹھالیتا ہے۔ یہ تمام خلاصہ ہے ''کتاب الفوائد المبتدی'' اور ''دستور القضاۃ'' اور ''عمدۃ الابرار'' اور ''فتاویٰ الحجۃ'' وغیرہ کا۔

اور یہ بھی معلوم رہے کہ کافروں کی مغفرت نہ چاہے کیوں کہ ان کی بخشش ممکن ہی نہیں اور علاوہ ان کی بخشش چاہنے والا خود گناہ گار ہوتا ہے یہ خلاصہ ہے بعض آیاتِ قرآنِ مجید کا اور درود شریف مذکور یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدَیْنِ فِی الْاَرْوَاحِ وَ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدَیْنِ فِی الْاَجْسَادِ وَ صَلِّ عَلٰی جِسْمِ مُحَمَّدَیْنِ فِی الْاَجْسَامِ وَ صَلِّ عَلٰی قَلْبِ مُحَمَّدَیْنِ فِی الْقُلُوْبِ وَ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدَیْنِ فِی الْقُبُوْرِ وَ صَلِّ عَلٰی تُرْبَةِ مُحَمَّدَیْنِ فِی التُّرَابِ وَ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ مُحَمَّدَیْنِ فِی الْاَنْوَارِ وَ صَلِّ عَلٰی مَظْھَرِ مُحَمَّدَیْنِ فِی الْمَظَاھِرِ وَ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَالْمَلَآئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ عَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ وَ عَلٰی کُلِّ مَلَکٍ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِینَ بِعَدَدِ مَا فِی جَمِیْعِ الْقُرْآنِ حَرْفًا حَرْفًاوَّ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمَاتٍ لَّکَ آمِینَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِحُرْمَةِ لَا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًااَبَدًا بِیَدِہِ الْخَیْرِ وَ ھُوَعَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیرٌ . اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ لَاتُعَذِّبَ ھٰذِہٖ

الْاَرْوَاحِ الْمَوْصُوْفَةِ وَاغْفِرْ ذُنُوْبَهُمْ وَ كَفِّرْ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَارْفَعْ دَرَجَاتَهُمْ بِفَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ وَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(یا اللہ! رحمتِ کاملہ نازل فرما ہر دو محمد کے ارواح مبارک پر تمامی ارواح میں اور رحمتِ کاملہ نازل فرما ہر دو محمد کے جسدِ مبارک پر تمامی جسدوں میں اور رحمتِ کاملہ نازل فرما جسمِ محمدین علیہما السلام پر تمامی جسموں میں اور رحمتِ کاملہ نازل فرما قلبِ محمدین پر تمام قلوب میں اور رحمتِ کاملہ نازل فرما قبرِ محمدین پر تمام قبروں میں اور رحمتِ کاملہ نازل فرما تربتِ محمدین پر کل تراب میں اور رحمت کاملہ نازل فرما نورِ محمدین پر تمام نوروں میں اور رحمتِ کاملہ نازل فرما، مظہرِ محمدین پر کل مظہروں میں اور رحمتِ کاملہ نازل فرما تمام پیغمبروں اور رسولوں پر اور تمام مقرب فرشتوں پر اور اللہ تعالے کے تمام صالح بندوں پر اور تمام فرشتوں پر، تیری رحمت کے طفیل سے، اے زیادہ رحم کرنے والے تمام رحم کرنے والوں سے، شمار سے تمامی قرآنِ مجید کے حروفوں کے شمار سے، ہر ہر حرف کے ہزار ہزار بار اور شمار سے تیری ہی تمامی معلومات کے، آمین اے پروردگار تمام عالم کے ہمارے معروضات کو قبول فرما، طفیل سے مقدس کلمے کے، جس کا خلاصہ یہ ہے، کوئی سچا معبود سوائے خدائے تعالیٰ کے نہیں ہے۔ وہ خدا ایک ہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی حکومت سارے جہاں میں ہے، اور اسی کو تمام قسم کی تعریف سزاوار ہے۔ وہی ہر ایک کو جلاتا اور مارڈالتا ہے اور وہ خود زندہ ہے۔ ہرگز کبھی مرتا ہی نہیں، اسی کے ہاتھ خیر وبرکت ہے اور وہی ہر ایک چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

یا اللہ! میں تجھی سے سوال کرتا ہوں، محمد صلعم اور آلِ محمد صلعم کے طفیل سے کہ عذاب میں مبتلا نہ فرما توان ارواحِ موصوفہ کو۔ اور بخش دے ان کے گناہوں کو اور ان کے گناہوں

کو کفارہ بنادے معروضاتِ صدر کو اور ان میں سے جو بزرگ لوگ ہیں ان درجوں کو بڑھادے۔ تیرے فضل و کرم سے اے زیادہ کرم کرنے والے بڑے کریموں سے اور تیری رحمت کے طفیل سے اے زیادہ رحم کرنے والے بڑے رحم والوں سے۔ انتہیٰ۔)

اور میت کو سونپنے کا طریقہ یہ ہے

میت کو غسل وکفن دے کر نمازِ جنازہ پڑھے بعد اگر مقدور ہو تو گچ کی صندوقی قبر بنانا یا لکڑی کا صندوق بنانا۔ پھر صندوق میں اول چار، چھ، انگل نمک برابر بچھانا اور نمک پر تین سیر پختہ زیرۂ سفید دینا اور میت کی گردن اور ہر دو شانے اور پیٹ اور سرین اور رانوں کے نیچے راسی عبیر دے کر اس میت کو رکھ دینا۔

جیسا کہ اشیاء مذکورہ میت کے نیچے بچھائے ہیں، اسی ترتیب کے موافق میت کے اوپر بھی اشیاءِ مذکورہ تہ بہ تہ بچھانا۔ اگر کسی شخص میں مذکورہ ترتیب کے موافق تجویز کرنے کا مقدور نہ ہوئے تو یا اور کسی سبب ویسا اتفاق نہ بنے تو فقط ریتی نیچے اور اوپر میت کے ایک ایک بالشت کے اندازے سے دے کر دفن کر دینا۔

اگر اتفاقا بالو بھی میسر نہ ہو تو فقط مٹی پر بھی کفایت کر سکتے ہیں اور میت کو قبر میں رکھتے وقت مرشد کے مشاہدے کا تصور قائم کر کے دل اور زبان سے یوں کہے کہ ''یہ میت جو ہماری امانت ہے اللہ تعالیٰ کے حفظ وامان میں دے کر، اے زمین ہم تیرے سپرد کرتے ہیں، ہمارے تعدادی وقت تک اس کو امانت

رکھنا۔''

ایسا ہی تین بار مکرر کہنا اور جتنے مہینوں کی تعداد میت کو سونپتے ہیں اتنے ہی کنکر گن کر میت کے بائیں بازو پر رکھ دینا۔مگر وہ تعداد طاق مہینوں کا ہونا، اور ایک برس کے اندر کا تعداد ہونا اور بزرگوں اور احباب کی مشتِ خاک کو بھی ایک کپڑے میں باندھ کر میت کے سینے پر صندوق کے اندر رکھ دینا۔فقط

اور مدت مذکورہ کے ختم ہونے کے اندر یا ختمِ مدت پر برابر وہ صندوق یا جنازہ محض جو بے مقدوری کے سبب سے ویسا ہی دفنائے تھے نکال کر میت کو تازے کپڑے کی موت پہلی موت پر دے کر جہاں لے جانا منظور ہو وہاں قبر بنا کر میت پر نمازِ جنازہ پھر پڑھ کے اس وقت کے حاضرین کے ہاتھ کی مشتِ خاک لے کر دفنا دینا اور زیارت سے فارغ ہو کر چلے جانا اور کچھ حسبِ مقدور خدائے تعالے کے نام پر تقسیم کر کے اس کا ثواب میت کو بخش دینا اگر کسی سبب سے وہاں سے نکالنا منظور نہ ہو تو وہاں کی زمین کو رضا دے دینا۔چنانچہ بعض پیغمبروں کو بھی سونپ کر بعد دوسرے مقامات پر بھی لے جا کر دفنائے ہیں اس کی پوری تحقیق منظور ہو تو کتابِ خزانۃ الرّوایات وغیرہ سے معلوم کر لے سکتے ہیں۔فقط

باب اذاں

جاننا چاہئے کہ چاروں نمازوں کے اول یعنے ظہر، عصر، مغرب، عشاء کی نمازوں کے لئے ان اوقات میں ان الفاظ ہیں اذاں کہنا چاہئے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ،

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ

حَیَّ عَلٰی الصَّلٰوۃِ ، حَیَّ عَلٰی الصَّلٰوۃِ

حَیَّ عَلٰی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلٰی الْفَلَاحِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

اقامت کے وقت

حَی علی الفلاح کے بعد۔

قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃِ ، قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃِ

کہنا چاہئے

فجر کی نماز کی اذاں میں

لفظِ حَیَّ عَلی الْفَلاحْ کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌمِنَ النَّوُمْ اَلصَّلٰوۃُ خَیرٌمِّنَ الْنَّوُمْ کہنا باقی اول وآخر مذکورہ الفاظ ہی کہنا چاہیئے۔

جاننا چاہیئے

کہ ہر ایک مومن مرد و مومن عورت کو فرض کا جاننا فرض ہے۔واجب کا جاننا واجب ہے وسنت کا جاننا سنت ہے۔

پس یادداشت کے لیئے ان ابیات کا یاد کرنا کافی ہے۔

فرائض نہ دانی شوی در خلق
اججسٍ نُوقٍّ تُقِقٍّ رسَق
چو واجب ندانی شوی در خلق
فُضتٍّ تُقتٍّ لُقتٍّ جَسَر
چو سنت بدانی شوی مقتدا
رُوتٍّ تُبتٍّ تُستٍّ دَدَا

تعدادِ فرائضِ نماز	واجباتِ نماز	سنت ہائے نماز
اججسٍ:	فُضتٍّ:	رُوتٍّ:
۱۔اندام پاک رکھنا	۱۔فاتحہ پڑھنا	۱۔رفعِ یدین کرنا
۲۔جامہ پاک رکھنا	۲۔ضم سورہ کرنا	۲۔وضع یدین کرنا
۳۔جگہ پاک رکھنا	۳۔تعینِ قراءت پہلی	۳۔ثنا پڑھنا
۴۔سترِ عورت کرنا	رکعت میں کرنا	تُبتٍّ:
نوقٍّ:	تُقتٍّ:	۴۔تعوذ پڑھنا
۵۔نیت کرنا	۴۔تعدیل ارکان کرنا	۵۔بسم اللہ پڑھنا
۶۔وقت نماز کا پہچاننا	۵۔قعدہ اول میں بیٹھنا	۶۔تسبیحات رکوع وسجود کرنا
۷۔قبلہ پہچاننا	۶۔تشہد یعنی التحیات پڑھنا	تُستٍّ:
تُقِقٍّ:	لُقتٍّ:	۷۔تکبیراتِ انتقالات کہنا
۸۔تکبیر اولی کہنا	۷۔لفظِ سلام کہنا	۸۔سمع اللہ لمن حمدہ کہنا
۹۔قیام کرنا یعنے کھڑا ہونا	۸۔قنوت کی دعا وتر میں پڑھنا	۹۔توقف قومہ اور جلسہ میں کر
۱۰۔قرات پڑھنا	۹۔تکبیراتِ عیدین پڑھنا	دَدَا:
رسَق:	جَسَر:	۱۰۔درود شریف پڑھنا
۱۱۔رکوع کرنا	۱۰۔جہر فجر، مغرب اور عشا	۱۱۔دعائے ماثورہ پڑھنا
۱۲۔سجدہ کرنا	میں پکار کر پڑھنا	۱۲۔آمین کہنا، ختم سورہ فاتحہ
۱۳۔قعدہِ آخری میں بیٹھنا	۱۱۔سر ظہر عصر میں پڑھنا	پڑھنا
۱۴۔نماز کے قصد سے باہر	۱۲۔رعایتِ ترتیب	
ہونا		

جاننا چاہئے کہ سجدۂ سہو پانچ باتوں پر لازم آتا ہے:

۱۔تکرارِفرض

۲۔تاخیرِ فرض

۳۔ترکِ واجب

۴۔تکرارِواجب

۵۔تاخیرِ واجب

ترکِ فرض سے نماز فاسد ہوجاتی ہے پھر اعادہ کرنا۔

اِنَّا اَرۡسَلۡنَا عَلَيۡهِمۡ رِيۡحًا صَرۡ صَرًا فِىۡ يَوۡمٍ نَّحِسٍ

یعنی تحقیق بھیجی ہم نے ان پر تند ہوا نحس دن میں

ہر مہینے میں دو دن نحس ہوتے ہیں، وہ تاریخیں مندرجہ ذیل ہیں

۱۔محرم الحرام	چار۴	گیارہ۱۱
۲۔صفر المظفر	ایک۱	بیس۲۰
۳۔ربیع الاول	دس۱۰	بیس۲۰
۴۔ربیع الاخر	پانچ۵	بیس۲۰
۵۔جمادی الاول	دس۱۰	گیارہ۱۱
۶۔جمادی الاخر	دس۱۰	چودہ۱۴
۷۔رجب المرجب	گیارہ۱۱	تیرہ۱۳
۸۔شعبان المعظم	چار۴	چھ۶
۹۔رمضان شریف	تین۳	بیس۲۰
۱۰۔شوال المکرّم	آٹھ۸	بیس۲۰
۱۱۔ذی قعدہ	دو۲	تین۳
۱۲۔ذی الحجۃ	چھ۶	بیس۲۰

بسم الله الرحمٰن الرحیم

ہر مہینے کا چاند دیکھتے ہی دیکھنے کی چیزیں

۱۔محرم الحرام	سونا
۲۔صفرالطفر	آئینہ
۳۔ربیع الاول	بہتا پانی
۴۔ربیع الثانی	بکرا، مینڈھا
۵۔جمادی الاول	چاندی
۶۔جمادی الثانی	بوڑھا آدمی
۷۔رجب المرجب	قرآنِ مجید
۸۔شعبان المعظم	ہریالی
۹۔رمضان المبارک	تلوار
۱۰۔شوال المکرّم	ہرا کپڑا
۱۱۔ذی قعدہ	خوبرو لڑکا
۱۲۔ذی الحجۃ	حسین لڑکی

عہد نامہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمُ

اَللّٰھُمَّ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ عَالِمُ الۡغَیۡبِ وَ الشَّھَادَۃِ ھُوَالرَّحۡمٰنُ الرَّحِیۡمُ ۰ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعۡھَدُ اِلَیۡکَ فِیۡ ھٰذِہِ الۡحَیَاۃِ الدُّنۡیَا اَشۡھَدُ اَنۡ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنۡتَ وَحۡدَکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُکَ وَرَسُوۡلُکَ فَلَاتَکِلۡنِیۡ اِلٰی نَفۡسِی فَاِنَّکَ اَنۡ تُکِلۡنِی اِلٰی نَفۡسِی تَقَرَّبَنِی اِلَی الشَّرِّوَّتُبَاعِدۡنِیۡ مِنَ الۡخَیۡرِ وَ اِنِّی لَآ اَثِقُ اِلَّا بِرَحۡمَتِکَ فَاجۡعَلۡ عِنۡدَکَ عَھۡدًا تُوَافِیۡہِ اِلٰی یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیۡرِ خَلۡقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ۰ رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذۡنَا اِنۡ نَّسِیۡنَا اَوۡ اَخۡطَاۡنَا رَبَّنَا وَلَاتَحۡمِلۡ عَلَیۡنَا اِصۡرًا کَمَا حَمَلۡتَہٗ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَالَاطَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعۡفُ عَنَّا وَاغۡفِرۡلَنَا وَارۡحَمۡنَا اَنۡتَ مَوۡلٰنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکَافِرِیۡنَ بِرَحۡمَتِکَ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ

جاننا چاہیئے کہ

یہ مختصر رسالہ دوسرے تفصیلی ابواب کی گنجائش رکھتا نہیں۔ دوسرے طریقۂ دعا، نماز اور زیارت وغیرہ کہ کونسے روز، کونسے وقت اور کس طور کیا چاہیئے وغیرہ وغیرہ دوسرے رسالوں سے اور پیرانِ طریقت سے معلوم فرمالیں۔

مبتدیوں کو تو اسی پر قناعت ضرور ہے ۔تاہم اس کی تحقیق بھی اپنے پیرِ طریقت سے بخوبی کر لیوے ۔تاکہ خلافِ تقلید مرشدانِ دین اور اربابِ یقین کے عمل میں نہ آوے اور اپنی دانست پر بھروسہ نہ کرے ۔کیوں کہ اکثر خرابیاں اپنے قیاس اور خودرائی سے پیدا ہوتے ہیں اور ہوں گے ۔اللہ تعالی تمام مومنین اور مومنات اور مصدقین اور مصدقان کو اس بلا سے بچاوے۔آمِین یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

بفضلہٖ تعالی یہ رسالہ مسمیٰ بہ ذوق شوق نماز ۱۳۱۰ھ بخطِ زشت، فقیر حقیر معیوب بذنوبِ کثیر سید خوندمیر ولدِ حضرت میاں سید حیدر صاحب غفر اللہ لہ ولوالدیہ صدقہ خواہِ حضرت بندگی میاں سید قاسم مجتہد گروہ قدس اللہ اسرارہٗ ۲۲ جمادی الآخر ۱۳۱۹ ہجریہ مقدسہ بنبویہ صلعم روزِ یکشنبہ وقت صبح موضع پنگوڑی میں حسنِ اختتام پایا کسی اہلِ نظر کو اس میں کوئی بات پسندِ خاطر آوے تو اپنے وقتِ خاص میں دعائے خیر سے اس مؤلفِ گنہ گار شرمسار کو محروم نہ فرمادیں۔

شعرِ مستزاد:۔

آں کیست کہ تقریر کند حال گدارا در حضرت شاہے
شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا گاہے بنگاہے

وَالسَّلَامُ هُوَ خَيرِ الْخِتَامِ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ وَّ بِالْاِجَابَةِ جَدِيْرٌ

تمت بالخیر